صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 اکتوبر 2019 بمطابق 14 صفر المظفر 1441 ہجری بوقت دو بجکر چھبیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلۡ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ o لَا شَرِیكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلۡمُسۡلِمِینَ o قُلۡ أَغَیۡرَ ٱللّٰهِ أَبۡغِی رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیۡءٍ ۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَیۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَیُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِیهِ تَخۡتَلِفُونَ o وَهُوَ ٱلَّذِی جَعَلَكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ ٱلۡأَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجَـٰتٍ لِّیَبۡلُوَكُمۡ فِی مَآ ءَاتَىٰكُمۡ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِیعُ ٱلۡعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِیمٌ۔

(ترجمہ): کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی 'کوئسچنز آور'۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Nighat Orakzai after 'Question's Hour': Question No. 2469.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر! آپ کی کرسی کا ہم بہت زیادہ احترام کرتے ہیں، ہم آپ کا بھی اتنا ہی احترام کرتے ہیں کہ جیسے گورنمنٹ والے احترام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! جب اس قسم کے کوئسچنز آتے ہیں تو یہ وہ کوئسچنز ہوتے ہیں کہ جب منسٹر اور ڈپٹی سپیکر اگر مل کر میرے کوئسچن کو سبوتاژ کر دیں اور اس وقت انفارمیشن منسٹر یہاں پہ موجود بھی نہ ہو کہ جس میں گھپلے ہوتے ہیں، جس میں کروڑوں کے گھپلے تھے، جس میں ڈمی اخبارات کو اشتہارات دیئے گئے تھے، اس میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ اتنا رولا مچا دیا کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر منور خان کو مل جاتا تو بزنس بڑا Smoothly چلا جاتا، آپ بھی ہیں، اب ہم کیا بات کرتے، پوائنٹ آف آرڈر پہ تبھی بات ہوتی ہے کہ جب کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں کوئی پیسے دو، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں کوئی فنڈ دو، ہم نہیں کہتے کہ ہمیں ٹیوب ویل دو، ہم نہیں کہتے کہ یہ ہمارا گھر کا مسئلہ ہے، آج ہمارے گھر میں کھانا نہیں ہے، ہم اگر یہاں پہ پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھتے ہیں تو یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کا پریشر، پہلے لوگ گورنمنٹ کے پاس جاتے تھے، آج کل لوگ اپوزیشن کے پاس آتے ہیں کیونکہ اپوزیشن ان کی آواز بن رہی ہے اور گورنمنٹ ان کے لئے آج کچھ بھی نہیں ہے تو اس میں بھی جواب کچھ بھی نہیں ہے، اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کوئسچن کو پھاڑ کر پھینک دوں کیونکہ اتنا Important question جو اس دن کروڑوں روپے کا گھپلا ہوا ہے تو I don't think so، میں آپ کی کرسی کا احترام کرتی ہوں، میں آپ کا بھی احترام کرتی ہوں لیکن ڈپٹی سپیکر نے جس طریقے سے اس دن یہ ہاؤس چلایا اور اتنے Important questions اس نے Lapse کئے تو اس کوئسچن کا میں کیا کروں؟ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کے سامنے ایسی بات کر رہی ہوں

لیکن اگر ایسا ہوتا رہا تو شاید پھر ہم مجبور ہو جائیں کہ ہم گیٹ کے باہر، میں تو کم از کم اسمبلی لگا کے بیٹھ جاؤں گی کہ وہاں پہ آپ ہمیں ٹائم بھی دیتے ہیں، ہم نے اپنا کوئی کوئسچن، میں یہاں پر اپنے گھر کے حالات لے کر نہیں آتی ہوں کہ آج میرے بچوں کی فیس نہیں ہے، آج مجھے کھانا نہیں ملا ہے، آج میرے گھر میں سپرے نہیں ہوا ہے، آج ڈینگی کا یہ مسئلہ ہے، ہم اگر بات کرتے ہیں تو ڈینگی کی کرتے ہیں، ہم لوگوں کے مسائل کی بات کرتے ہیں، اس دن انفارمیشن منسٹر اس لئے نہیں تھا کیونکہ یہ میں آپ کو بتا دوں کہ آج کل جو ظلم میڈیا کے ساتھ ہو رہا ہے، ان کو برطرف کیا جا رہا ہے، اس میں ڈمی اخباروں کو اور خود منسٹر صاحب کا جو اخبار ہے، اس کا ڈمی اخبار ہے، ایک اس میں، اس کو کروڑوں روپے کے جو وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو مس نگہت۔ کوئسچن نمبر 2469، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر! میں اس کا جواب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں آگے چلتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ آگے چلیں، آگے لیجسلیشن ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے انہوں نے بات کی ہے، جب وہ چیئر کریں گے تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب سپیکر:</u> خیر ہے کوئی بات نہیں، جناب بابک صاحب!

* 2469 _ <u>جناب سردار حسین:</u> کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں مالی بحران سنگین صورتحال اختیار کر گیا ہے جس کی وجہ سے بلدیاتی نمائندوں کے ترقیاتی فنڈز روک دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ترقیاتی فنڈز روکنے کی وجہ سے سکیمیں نامکمل رہ جائیں گی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن کن اضلاع کے بلدیاتی فنڈز روک دیئے گئے ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز جو سکیمیں جاری ہیں اور فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) اس کا جواب محکمہ خزانہ سے لیا جائے، تاہم سال 19-2018 میں ویلج/نیبر ہوڈ کونسلز کے لئے ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) فنڈز کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے جس کے مطابق سکیموں پر کام جاری ہے۔

(ج) N/A۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں نے سکیم کے حوالے سے کوئسچن کیا تھا، اس کا مجھے جواب ملا ہے، یہ بہت ہی جلد صاف پانی مہیا کرنے کے قابل ہو جائے گی۔ میں ضمنی کوئسچن نہیں کروں گا لیکن بہت عرصہ ہو گیا ہے کہ اس سکیم کے لئے منسٹر صاحب اگر ڈیپارٹمنٹ پہ ذرا زور ڈال دیں تو میرے خیال میں اچھا رہے گا اور میں وہ نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو جناب سپیکر! میں صرف یہ Add کرنا چاہوں گا، چونکہ جواب تو آ چکا ہے لیکن میرے خیال میں بابک صاحب کا بھی مقصد یہی تھا کہ یہ سکیم جلد از جلد شروع ہو سکے، سر، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے یہ کمٹمنٹ لیا ہے، انہوں نے لکھا تھا کہ ان شاء اللہ ہو جائے گا، میں نے کہا کہ ان شاء اللہ یہ بھی ہو گا، آپ مجھے ٹائم دے دیں تو انہوں نے ایک ہفتے کا ٹائم دیا ہے، اس میں یہ سکیم سٹارٹ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 2419، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 2419 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بی آر ٹی سکیم کی کل کتنی لاگت ہے، اس منصوبے کے لئے کتنا قرضہ کتنے عرصہ کے لئے لیا گیا ہے، نیز اس کا مارک اپ ریٹ کتنا ہے اور منصوبے نے کب تک مکمل ہونا تھا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) بی آر ٹی سکیم کا نظر ثانی شدہ PC-1 جس کی منظوری ایگزیکٹیو کمیٹی آف نیشنل اکنامک کونسل ECNEC نے دی ہے، اس کی کل لاگت 66.437 بلین روپے ہے جس میں ADB/AFD کا حصہ 53.321 بلین روپے جبکہ حکومت خیبر پختونخوا کا حصہ 13.116 بلین روپے ہے۔ اس کا مارک اپ ریٹ LIBOR 1.94% ہے جو 25 سال کے عرصے میں واجب الادا ہے جس میں 5 سال گریس پیریڈ بھی شامل ہے اور اس منصوبے کو 14 اگست 2017 کو مکمل ہونا تھا، منظور شدہ PC-1 Revised کے مطابق اس منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 30 جون 2019 تھی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں نے بی آر ٹی کے حوالے سے پوچھا کہ کل کتنی لاگت ہے، اس منصوبے کے لئے کتنا قرضہ اور کتنے عرصے کے لئے لیا گیا ہے، نیز اس کا مارک اپ ریٹ کتنا ہے اور منصوبے نے کب تک مکمل ہونا تھا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! مجھے جواب ملا ہے لیکن پہلے بھی اس منصوبے پہ ہم نے کوئسچنز اور باقی موشنز پہ ہم نے بات کی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اتنا، یہ تو ابھی خود اخبارات میں آیا ہے، ڈیپارٹمنٹ سے آیا ہے، 86 کا میں نے خود اخبارات میں پڑھا تھا کہ 86 بلین تک پہنچ گئی ہے اور یہ بھی پوچھنا چاہوں گا ضمنی طور پہ کہ پانچ چھ دفعہ انہوں نے افتتاح کے لئے تاریخ بھیجی لیکن تا حال ابھی اندازہ نہیں ہو رہا کہ وہ جو بسیں لائی گئی ہیں، وہ بھی خراب ہوتی جا رہی ہیں، لاگت کے حوالے سے اور فنکشنل ہونے کے حوالے سے اگر بات ہو جائے؟

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں لاء منسٹر صاحب سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ ہمارے انفارمیشن منسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا تھا کہ اس کی لاگت 29 ارب روپے ہے اور یہاں

کوئسچن پر 66 بلین روپے ہے تو آیا منسٹر صاحب کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، ہاؤس کو اس بارے میں بتایا جائے؟

Mr. Speaker: Minister Law, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو، سر۔ مسٹر سپیکر! بابک صاحب نے Basically اس کی لاگت کے بارے میں پوچھا ہے اور جو قرضے کی ڈیٹیلز ہیں، اس کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے، پھر مارک اپ ریٹ کے بارے میں بھی پوچھا ہے اور آخر میں ایک یہ پوچھا ہے کہ یہ کب تک مکمل ہو گا؟ تو سر، کل لاگت تو یہی ہے، یہ چونکہ ایکنک نے اس کی منظوری دی تھی اور یہ 66.437 بلین ہی ہے، ابھی اخبارات میں کوئی چیز آتی ہے یا کوئی بیٹھ کے بات کرتا ہے تو That is not the government stance، ذمہ داری کے ساتھ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہی 66.437 ہے اور فی الحال یہی لاگت ہے، اس کے علاوہ جو انہوں نے پھر ڈیٹیل میں پوچھا ہے تو ہم نے یہ جواب بھی دے دیا ہے کہ 53.321 بلین جو ہے، یہ ADB اور AFD کا حصہ ہے، 13.116 جو ہے وہ صوبائی حکومت کا حصہ ہے، مارک اپ ریٹ 1.94% ہے اور یہ 25 سال میں واجب الادا قرضہ ہے، اس میں پانچ سال کا گریس پیریڈ بھی ہے اور باقی Complete ہونے کا ٹائم ہے، میرے خیال میں کوئی تاریخ نہ دیں تو زیادہ بہتر ہے-----

جناب سپیکر: آپ کیوں مسکراتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ان شاء اللہ جلد از جلد جو ہے یہ Complete ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ جلد ہی Complete ہو جائے گا، بابک صاحب! اس پہ آج ڈیبیٹ بھی ہے، تو ہم پھر اس پر بات کر لیں گے، مطلب ابھی اس کو Skip کر دیتے ہیں، آج ہمارا ایجنڈا آئٹم ہے، میاں نثار گل صاحب نہیں ہیں، کوئسچن نمبر 2573، میاں نثار گل صاحب موجود نہیں ہیں، Laps کوئسچن نمبر 2455، میاں نثار گل صاحب موجود نہیں، Laps کوئسچن نمبر 2638، جناب عنایت اللہ صاحب۔

* 2638 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میونسپل سروسز پروگرام کے PC-1 کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان اور ملاکنڈ ڈویژن کو توسیع ہونا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈویژنوں کی توسیع کی منظوری بھی ہوئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیر بالا میں دیر سٹی کے لئے 24 کروڑ روپے کی واٹر سپلائی سکیم بھی اس پراجیکٹ کے تحت منظور ہوئی تھی جس کا ٹینڈر بھی ایک سال پہلے ہوا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ میونسپل سروسز پروگرام کے PC-1 کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان اور ملاکنڈ ڈویژن کی توسیع ہوئی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور مذکورہ پراجیکٹ کا ڈیزائن بھی مکمل ہو چکا ہے اور وہ ڈیزائن یو ایس ایڈ کو منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے لیکن Project Implementation Letter (PIL) کی منظوری تا حال نہیں ہوئی۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ دیر بالا سٹی کے لئے 24 کروڑ روپے کی واٹر سپلائی سکیم بھی اس پراجیکٹ کے تحت منظور ہوئی ہے اور اس کا ٹینڈر بھی ہوا ہے لیکن یو ایس ایڈ سے تا حال PIL کی منظوری نہیں ہوئی۔

(د) مذکورہ سکیموں کی PIL جیسے ہی یو ایس ایڈ سے منظور ہو گی، ان پراجیکٹ پر کام کا آغاز ہو جائے گا اور معزز ایوان کے اراکین کو بھی مطلع کیا جائے گا۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ میونسپل سروس پروگرام یو ایس ایڈ فنڈڈ پراجیکٹ ہے، بڑا پرانا پراجیکٹ ہے اور یہ پشاور کے اندر ہے، اس کے Original Project Document میں تھا کہ یہ ملاکنڈ اور ڈی آئی خان تک Extend کیا جائے گا اور اس کی Steering committee جو ہے، اس کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری چیئر کرتے ہیں، ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے اپر دیر، مینگورہ اور ڈی آئی خان سٹی، ان تین سٹیز کے اندر اس پراجیکٹ کو Extend کیا، اخبار میں ٹینڈر Float کر دیا اور مجھے اپر دیر کی تفصیل معلوم ہے کہ 25 کروڑ روپے کی سکیم ہے، اس میں Major component جو ہے، 23 کروڑ وہ

Drinking water supply کا ہے، بہت Severe issue ہے، دیر سٹی کے اندر صاف پانی پینے کا بہت Severe issue ہے، I am sure کہ ڈی آئی خان میں بھی بڑے ایشوز ہیں اور مینگورہ میں بھی ہے، مینگورہ کے اندر فضل حکیم اس کو Follow up کرتے رہے ہیں، علی امین گنڈاپور جو ہیں اس کا Follow up کرتے رہے ہیں، میں کرتا رہا ہوں لیکن ابھی تک ٹینڈر جو ہے وہ Float ہوا، Award ہوا ہے، ورک آرڈر ایشو نہیں ہو رہا ہے، جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ جو Project Implementation Letter ہے، PIL وہ ابھی تک Sign نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے کوئی دو تین سال ہو گئے ہیں تو میں اس میں دو چیزیں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اب دیکھیں وہ ضلعی حکومتیں بھی ختم ہو گئیں، They kept us waiting، انہوں نے ہمیں دو سال، تین سال تک انتظار پہ رکھا، اگر یہ نہ کرتے تو ضلعی حکومتیں اس کے لئے پیسے نکالتیں، اب وہ بھی چلی گئیں، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ شہرام خان یا تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ ان لوگوں کو ہم بلا سکیں، ان سے پوچھ سکیں کہ آپ کا مسئلہ کیا ہے، آپ کیوں اس PIL کو Sign نہیں کر رہے ہیں؟ شہرام خان سے میں پرسنل ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ہم ان تینوں نے اس وقت علی امین گنڈاپور جو ہیں وہ فیڈرل منسٹر ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ اس پراجیکٹ کے اندر وہ بھی زیادہ Interested ہیں، فضل حکیم صاحب بھی Interested ہیں تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر یہ PIL sign کروائیں تاکہ یہ پراجیکٹ جو ہے یہ لانچ ہو سکے، اگر نہ ہو تو ہمیں بتا دیا جائے کہ نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Local Government, Shehram Khan, respond please.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: شکریہ جی، بالکل عنایت خان نے جس طرح فرمایا کہ Project important ہے اور اس سے ان علاقوں کی Uplift ہو گی، ڈیویلپمنٹ ہو گی، پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، ڈی آئی خان، سوات اور دیر میں بھی ہے، یہ سوال میں نے دیکھا ہے، میں خود بھی Concerned ہوں، میں نے ACS کے ساتھ بیٹھنا ہے بلکہ میں عنایت خان کو کہوں گا اور باقی جو ایک دو ہیں تو ہم ساتھ ہی مل جائیں گے، میں ACS سے بات کروں گا، We will sit together اور اس میں

ڈیٹیل، کیونکہ یہ خود منسٹر رہ چکے ہیں توان کو وہ ساری انفارمیشن ہے، پرانی بھی ہم ان کے ساتھ شیئر کر لیں گے اور بالکل میری خود بھی خواہش ہے کہ یہ ٹائم پہ کمپلیٹ ہو، اگر ان کے فرنٹ پہ کوئی ایشو ہے جو کہ میں نے سنا ہے کہ کوئی پرابلم ہے تو وہ ادھر Then and there ہی Decide کر لیں گے، ان شاء اللہ میری کمٹمنٹ ہے کہ فل سپورٹ ہو گی اور ان کے سامنے ہو گی، ان شاء اللہ کوئی ایشو نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، عنایت صاحب!

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، عنایت صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب عنایت اللہ: میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا، لیکن میری ریکویسٹ یہ ہے آپ کے Through منسٹر صاحب خود اپنے سٹاف کو ڈائریکشن دیں کہ وہ اس کو نوٹ کر لیں اور وہ اگلے ایک دو ہفتے کے اندر میٹنگ رکھ لیں، ACS اور منسٹر صاحب اس کو چیئر کریں، جتنے تین سٹیک ہولڈز ہیں، ان سب کو بلائیں تاکہ اس پراجیکٹ کو ہم آگے Push کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب!

جناب منور خان: سر! ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ! کوئسچن نمبر 2730۔

* 2730 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی کے دونوں اطراف کے تحفظ کے لئے سٹیل گریلز نصب کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے کے دونوں اطراف میں کل کتنی سٹیل گریلز نصب کی گئی ہیں، فی گریل کی قیمت اور سائز کیا ہے؟ نیز کل مختص شدہ رقم/بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے اور اب تک کل کتنی رقوم کی ادائیگی ہوئی ہے اور کتنی ادائیگی باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) بی آر ٹی منصوبے کے دونوں اطراف میں 15844 میٹر سٹیل گریلز نصب کی گئی ہے، گریلز کی سائز 1.845 میٹر اونچائی اور 2.135 میٹر چوڑائی ہے اور اس کی قیمت 283 روپے فی کلو گرام ہے اور اس کے لئے مختص شدہ رقم 380.61 ملین روپے ہے، اب تک 342.04 ملین روپے کی ادائیگی کی گئی ہے جبکہ اندازاً 30.57 ملین روپے کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر! میں نے بی آر ٹی کے حوالے سے جو کوئسچن کیا تھا، اس میں میں نے سٹیل کی جو گریل نصب کی گئی ہے، اس حوالے سے میں نے پوچھا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا کرتے ہیں کہ یہ بھی Skip کر دیتے ہیں، چونکہ اس کے اوپر آگے آج ہماری ڈیبیٹ ہے تو پھر جیسے بابک صاحب کا ہوا، آپ پھر ڈیبیٹ میں یہ بات کر لیں، ٹھیک ہے، پھر آپ کو جواب بھی سرکار کی طرف سے مل جائے گا، ٹائم بھی بچ جائے گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2675، محترمہ شگفتہ ملک۔

* 2675 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017 میں وزارت قانون کو بھیجے جانے والے معذور افراد باہم معذوری (حقوق بحالی اور افراد باہم معذوری کو بااختیار بنانے) کے مجوزہ بل 2017 پر کیا پیش رفت ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): (الف) 2015 سے عنوان بالا معاملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) ابتدائی طور پر مسودہ خیبر پختونخوا معذوری بل، 2015 محکمہ قانون میں بذریعہ چھٹی مورخہ 02-01-2015 کو معائنہ کے لئے موصول ہوا جو ایوان کو فراہم کیا گیا ہے۔

(ii) محکمانہ نمائندے کے ساتھ مورخہ 12-02-2015 کو میٹنگ ہوئی اور محکمہ قانون نے بحوالہ چھٹی مورخہ 18-02-2019 انتظامی محکمے کو مجوزہ بل کے مسودے پر لگائے گئے ارسال شدہ اعتراضات کی روشنی میں نظر ثانی کرنے کے لئے کہا گیا جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(iii) مجوزہ مسودہ خیبر پختونخوا افراد باہم معذوری (حقوق، بحالی اور افراد باہم معذوری کو بااختیار بنانے) کا قانون 2018 کو انتظامی محکمے نے دوبارہ بذریعہ چھٹی مورخہ 23-02-2018 کو محکمہ ہذا کو ارسال کیا، یہ بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(iv) مذکورہ کا محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا اور اعتراضات انتظامی محکمے کو بذریعہ چھٹی مورخہ 27-02-2018 کو ارسال کئے گئے جو ایوان کو فراہم کئے گئے ہیں۔

(v) مجوزہ مسودہ بل پر فارمنس اینڈ ریفارمز یونٹ نے بذریعہ چھٹی مورخہ 10-4-2018 اور انتظامی محکمہ نے بذریعہ چھٹی مورخہ 04-05-2018 محکمہ قانون کو بھیجوایا گیا جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(vi) 25-05-2018 کو محکمانہ اور PMRU کے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ میٹنگ ہوئی، انتظامی محکمے کو اعتراضات چھٹی مورخہ 30-05-2018 کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بل کا غور وخوص کرنے کے لئے کہا گیا جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(vii) چھٹی کی روشنی میں انتظامی محکمے نے ایک نظر ثانی مسودہ بل بذریعہ چھٹی مورخہ 09-07-2019 کو بھجوایا جو مذکورہ محکمہ قانون نے جائزہ لیا اور بحوالہ چھٹی مورخہ 26-05-2018 انتظامی محکمے کو ان کے مسودہ بل پر دوبارہ غور کرنے کے لئے کہا گیا، کیونکہ مذکورہ مسودہ بل میں محکمہ قانون کے اعتراضات کے تصفیہ نہیں کیا گیا، یہ بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(viii) انتظامی محکمے نے چھٹی کا حوالہ دیتے ہوئے ایک نظر ثانی شدہ مسودہ بل بذریعہ چھٹی میں 07-09-2018 کو بھیجا، یہ بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ix) 02-10-2018 کو محکمانہ نمائندہ کے ساتھ تبادلہ خیال کے لئے میٹنگ ہوئی اور بحوالہ چھٹی مورخہ 03-10-208 کو انتظامی محکمے کو نظر ثانی شدہ مسودہ بل ارسال کرنے کے لئے کہا گیا۔

(x) ایوان کو فراہم کی گئی تفصیل میں انتظامی محکمے نے نظر ثانی شدہ مسودہ بل محکمہ قانون کو بذریعہ چھٹی مورخہ 23-10-2018 کو معائنہ کے لئے ارسال کیا۔

(xi) مذکورہ محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا کیونکہ محکمہ قانون کے اعتراضات کی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔
آج کی تاریخ تک مذکورہ زکوۃ و عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ترقی نسواں محکمے کے ذمے تعطل میں ہے،
اس لئے مذکورہ بل کے بابت محکمہ قانون کے ذمے کچھ بھی زیر التواء نہیں ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> اس پر بات تو ہو سکتی ہے، اس میں جولاء کی طرف سے کافی ڈیٹیل سے مجھے جواب آیا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو معذور افراد کے حوالے سے بات ہوئی تھی، ابھی تک اس میں پیش رفت کے حوالے سے میں نے بات کی تھی جو ابھی تک نہیں ہوئی کیونکہ 2017 کی بات میں نے پوچھی تھی لیکن Over all اگر اس کو دیکھیں تو یہ ابھی تک انہوں نے مجھے کہا تھا، اس کے ساتھ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے ساتھ دوسرے جو زکوۃ و عشر والی ہیں، اس حوالے سے یہ نہیں بتایا گیا کہ کتنی پیش رفت ابھی تک ہوئی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس کو انہوں نے ہمارے لاء کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس میں پیش کرنے کے حوالے سے ابھی تک حکمت عملی کیا ہے؟

<u>Mr. Speaker:</u> Law Minister, respond please.

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> تھینک یو سر! ایک تو میں خصوصاً شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے بارے میں بھی کوئی سوال کم از کم اسمبلی فلور پہ آگیا ہے ورنہ تو میں یہاں پر سارے پرائے ڈیپارٹمنٹس کی باتیں کرتا رہتا ہوں، خوشی کی بات ہے، بالکل انہوں نے جو کوسچن پوچھا ہے، یہ معذور افراد کے بارے میں اس وقت ایک لاء موجود ہے، اس طرح بھی نہیں ہے کہ کوئی لاء نہیں ہے، ایک لاء بک پر اس وقت موجود ہے، یہ جو Efforts چل رہی ہیں یا یہ جو ڈسکشن ہو رہی ہے، Parent department کے ساتھ اس حوالے سے ہے کہ اس میں کیا بہتری لائی جا سکتی ہے؟ قانون کو زیادہ Strengthen کیا جا رہا ہے، اس میں انہوں نے جو ڈیٹیلز مانگی تھیں وہ تو دی گئی ہیں، باقی ابھی اس وقت سٹینڈنگ کمیٹی کی کوئی بات نہیں ہے، میں Next week تک ان شاء اللہ جو اس کا Parent department ہے، زکوۃ اور سوشل ویلفیئر، تو ان سے Next week تک اس کا ایک فائنل ڈرافٹ لاء ڈیپارٹمنٹ سے Vet کروادوں گا اور پھر یہ ہوگا کہ یہ جب اسمبلی میں آئے گا، اس کے بعد اگر کوئی یہاں پر

امنڈمنٹس ہوں گی تو پھر کمیٹی میں جائے گا، ورنہ اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو ہم سیدھا اس کو اسمبلی میں لا کر یہاں سے پاس بھی کروا سکتے ہیں، تو Next week تک یہ ڈرافٹ جو ہے یہ Finalize ہو جائے گا، یہ اپ ڈیٹ اس کے بارے میں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شگفتہ ملک صاحبہ!

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> میں اس میں ایک بات، یہ تو کہہ رہے ہیں کہ Next week خدا کرے کہ اس کو یہ Implement کریں، مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب کر دیں گے لیکن ایک ریکویسٹ میری یہ ہے، انہوں نے سوشل ویلفیئر کی بات کی ہے، ہمارے جو سپیشل لوگ ہیں ان کے بہت زیادہ ایشوز ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ Sensitive بھی ہوتے ہیں اور جب ہمارے پاس آتے ہیں کہ ان کو جیسے ویل چیئر کی ضرورت ہوتی ہے، ہم ان کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Coordinate کرتے ہیں، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اتنا کنفیوزڈ ہے، خود جب آپ ڈائریکٹوریٹ سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ڈسٹرکٹ کا کام ہے، جب آپ لوکل ڈسٹرکٹ سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بجٹ میں کوئی اس طرح ویل چیئر کے لئے یا معذور افراد کے لئے کچھ نہیں ہے، یہ چیزیں بڑی، میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان لوگوں کو ہمیں زیادہ فوکس کرنا چاہیئے، زیادہ ان کو Facilitate کرنا چاہیئے، اگر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ان معذور افراد کے لئے اس طریقے سے کوئی سہولیات نہیں ہیں تو لاء منسٹر صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ ان چیزوں کو تھوڑا سا سیریس لینا چاہیئے، باقی میری کوئی وہ نہیں ہے، میں واپس لیتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب صلاح الدین صاحب! کوئسچن نمبر 2873۔ پہلے تو ادھر تھے، اچھا۔

* 2873 _ <u>Mr. Salahuddin:</u> Will the Minister for Public Health Engineering state that:

(A) As given in ADP No. 170645, S. No. 141, PDWP 18/10/2017 for FY 2018-19 an amount of Rs. 1870.504 million still to be spent;

(B) If so, then how many schemes have been given in PK-71, please provide full detail of PK-71 schemes?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister) (Replyed by Minister for Law): (A) Yes.

(B) 18 schemes have been given in PK-71. Detail of schemes is annexed.

Mr. Salahuddin: Okay, Sir. Question No, 2873. Thank you, Mr. Speaker. I have been through the answer, which I had been given, details provided, but could I have an assurity from a responsible Minister that the PHE, the Public Health Authority, they will go through each and every one of them with me and so that we can understand like where it is being spend.

ماته تر اوسه پورې دوئ د یو کوئسچن جواب راکړے دے خو دا کوم ځائے کښې دی؟ د دې راته کلیئر جواب نشته نو که Responsible Minister راته جواب راکړی او شورټی راکړی چې دا ما سره د پبلک هیلتھ والا کښینئ او هغوی راته ون بائی ون اوښائی ځکه چې دا د Public moneyده، د پبلک انټرسټ دے، دغه دې راته لږ Explain کړی۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب،پلیز سپلیمنٹری۔

جناب منور خان: تھینک یو سر، صلاح الدین صاحب نے کوئسچن کیا ہے،اس کے بارے میں 2018-19 کی میں بات کر رہا ہوں، سولرائزیشن کی وہاں پہ بھی ہمیں تقریباً ہر ایم پی اے کو پانچ پانچ،چھ چھ ٹیوب ویل کی سولرائزیشن کی جو Approval بھی ہوئی تھی،یہاں پر انہوں نے کہا کہ ہم بہت جلد اس پر کام شروع کریں گے، کنسلٹنٹس بھی آئے تھے،انہوں نے وزٹ بھی کیا لیکن میرے خیال میں ابھی تک ایک سال ان کا بھی ہو گیا ہے، 2018-19 کی وہ بات ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ 2018-19 میں بھی ٹیوب ویلوں کی سولرائزیشن کے فنڈز ریلیز کر رہے ہیں یا اس کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات دیں گے؟

Mr. Speaker: Honourable Law Minister, respond please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایک تو صلاح الدین صاحب نے جو کوئسچن پوچھا ہے وہ تو ڈیٹیل میں آگیا ہے، PK-71 میں 18 سکیمز ہیں، ڈیٹیل کے پیچھے Annexure میں دی گئی ہے، One سے لے کر 18 تک ہے، ابھی ایک ایک کا نام اگر وہ چاہتے ہیں تو وہ میں لے سکتا ہوں لیکن میرے خیال میں ان کے پاس Annexure موجود ہے، باقی اگر اس میں Specific ان کا کوئی ہے، کسی چیز کے اوپر شکایت ہے یا کوئی Pinpoint کرنا چاہتا ہے، مثلاً اگر ماشوگگر میں ایک سکیم ہے، پھر مریم زئی میں ایک سکیم ہے، یوسف خیل میں ہے، ماشو خیل میں ہے، سلیمان خیل میں ہے، اگر کسی Specific scheme کے اوپر ان کا کوئی ہے تو یہ ادھر جو ڈیٹیل دی گئی ہے، وہ ٹھیک نہیں ہے یا اس میں کوئی مسئلہ ہے سر! ایڈیشنل سیکرٹری پبلک ہیلتھ یہاں پر موجود ہیں، گیلری میں سامنے وہ بیٹھے ہیں، وہ بالکل ان کے ساتھ ابھی اسی سیشن کے دوران بیٹھ کے وہ مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ باقی منور خان صاحب نے سولرائزیشن کے حوالے سے جو بات کی ہے، یہاں پر ایڈیشنل سیکرٹری پبلک ہیلتھ بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کو ڈائریکٹ کر رہا ہوں کہ وہ ابھی ان کو In writing وہیں سے بھیج دیں کہ اس کا Status کیا ہے اور کب آپ اس پر کام شروع کرنے والے ہیں اور کب کرنے جا رہے ہیں؟ یہ میرے خیال میں پبلک انٹرسٹ کا ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے، اچھی بات ہے، ان کو ابھی بتا دیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Are you satisfied?

Mr. Salahuddin: Yes Sir. I will take his response and I am quite happy with this, but we need to make sure that the Public Health Authority could some time, if the moment you come out of this House, they just disappear without, you know, being without any trace of them. So, I would like that they would go through with me, regarding each and every one, so that all the details in the interest of the public could be taken into consideration. Thank you.

Mr. Speaker Thank you. Next question No. 2874, again Mr. Salahuddin, Sahib.

* 2874 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Public Health Engineering state that:

(A) As given in ADP No. 150206, S. No. 150 PDWP 05/05/2017 for FY 2018-19, an amount of Rs. 2033.903 million still to be spent;

(B) Out of 400 solarization schemes, how many are allocated to PK-71. Provide full details of schemes of PK-71?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister) (Replyed by Minister for Law): (A) Yes.

(B) 16 schemes are allocated to PK-71 under the solarization project, the following 07 schemes have been solarized.

(1) WSS: Aza Khel, Afzal Khel Rs. 4.3254 (M).
(2). WSS: Darwazgai Mattani Rs. 5.9224 (M).
(3). WSS: Yousaf Khel Rs. 4.9440 (M).
(4). WSS: Nak Band (Imdad) Rs. 5.4260 (M).
(5). WSS: Khar Khrrai Rs. 5.1600 (M).
(6). WSS: Ghalib Khel Rs. 3.2470 (M).
(7). WSS: Sherikera-II Rs. 4.1886 (M).
Total:- Rs. 33.2134 (M).

NEW SCHEMES

The following 09 schemes have been included in the ADP solarization in PK-71.

(1) WSS: Aza Khel (Sheikhan).
(2) WSS: Mashogagger (Old).
(3) WSS: Mashogager-1.
(4) WSS: Balarzai.
(5) WSS: Maira Balarzai.
(6) WSS: Zangali.
(7) WSS: Masho Khel.
(8) WSS: Shahab Khel.
(9) WSS: Mahso Peka.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Well, that is regarding solarization and again annexure has been given. It has been provided and I went through them, but again I would like the same assurity and the same direction from a responsible Minister to

direct the Public Health to take me to those sites, which have already been selected and how they will be carrying out in about all, the details regarding the status and what has been done so far, and what is in the pipeline? At least those details could be seen practically in front of my naked eyes.

Mr. Speaker: There will be a tea break. You can meet with Additional Secretary. He is here, along with the Law Minister and definitely, I hope, he will solve your issue here, right?

Mr. Salahuddin: I will take his assurity, if Sultan Khan is again giving assurity.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Just with the last question, I would request the honourable Member that because the Additional Secretary Public Health is here in the House and during this present session, they can both sit together and work out any problem, that the honourable Member, any query that the honourable Member may have from the Public Health Department.

Mr. Speaker: I think, now you are satisfied. Thank you very much. Mr. Faisal Zeb, Question No. 2863.

* 2863 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ TMA تحصیل پورن میں عرصہ دراز سے سب انجینئرز اور اکاؤنٹنٹ کی پوسٹیں خالی ہیں، ضرورت کے وقت TMA الپوری کے سب انجینئر اور اکاؤنٹنٹ سے کام لیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت تحصیل پورن میں مذکورہ عہدوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): (الف) تفصیل جز نمبر (ب) میں درج ہے۔

(ب) جی ہاں، تحصیل پورن میں سب انجینئرز اور اکاؤنٹنٹ کی پوسٹس خالی تھیں لیکن حال ہی میں شوکت علی کو مستقل طور پر TMA پورن میں سب انجینئر تعینات کیا ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے اور جلد ہی اکاؤنٹنٹ کو بھی تعینات کریں گے۔

<u>جناب فیصل زیب:</u> شکریہ جناب سپیکر! یہ کوئسچن میں نے منسٹر بلدیات سے کیا تھا، میں تقریباً اس سے مطمئن ہوں لیکن اس کے ساتھ میں ایک سپلیمنٹری کوئسچن ضرور کروں گا، وہ یہ ہے کہ چیکیسر تحصیل TMA کی بھی SNE منظور ہو گئی ہے اور فنکشنل بھی ہو گئی ہے لیکن اس میں سوائے TMO کوئی سٹاف بھی نہیں ہے۔ یہاں سننے میں آ رہا ہے کہ یہاں لوکل گورنمنٹ کی طرف سے Ban بھی لگا ہوا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ نئے TMA ہیں، کم از کم اس TMA سے Ban اٹھایا جائے تاکہ اس کا سٹاف پورا ہو سکے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Local Government.

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> شکریہ جناب سپیکر، ایک Clearity، فیصل خان صاحب نے کوئسچن میں Raise کیا، Ban بالکل نہیں ہے اور ابھی ایٹا کے تھرو ساری ٹی ایم ایز میں جو PUGF Staff ہے، (Provincial Unified Group of Functionaries) اس پہ Hiring سٹارٹ ہے اور جو Non PUGF Staff ہے، اس کے لئے بھی ہم نے انسٹرکشنز دی ہیں، اس کے لئے بھی ایٹا یا کسی ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے وہ بھی In process ہے اور یہ صرف ان کا نہیں ہے، بلکہ صوبے میں جتنی بھی نئی ٹی ایم ایز بنی ہیں، ان ساروں میں یہ ایشو ہے، ان ساروں کی پوزیشنز ابھی ہم Fill کرنے جا رہے ہیں اور ان شاء اللہ اس میں کوئی قدغن نہیں ہو گا، بہت جلدی ان کو Fill کر دیا جائے گا، So rest assure، کوئی ایشو نہیں ہو گا، I hope, satisfied, Faisal will be satisfied اور ایک بندہ ہو بھی گیا ہے، ایک بندے کی Hiring ہو گئی ہے انجینئر کی، باقی ہم وہاں پر شفٹ کر رہے ہیں تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 2882، محترمہ ثمر بلور صاحبہ۔

* 2882 _ <u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور حلقہ PK-78 شہری علاقوں پر مشتمل ہے اور حلقے کے مختلف علاقوں میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے WSSP کا ادارہ قائم کیا گیا ہے لیکن پشاور بدستور صفائی کے بحران سے دوچار ہے؛

(ج) اگر (الف اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو WSSP کا ادارہ کب قائم کیا گیا، اب تک اس ادارے میں کتنے افسران تعینات کئے گئے ہیں، نیز WSSP کے افسران کی تعیناتی کس طریقے کار کے تحت کی جاتی ہے، WSSP پر اب تک کتنے اخراجات ہوئے، اس کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ پشاور کا حلقہ PK-78 شہری علاقوں پر مشتمل ہے، یہ بات غلط ہے کہ مختلف علاقوں میں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، ہر علاقے سے روزانہ کی بنیاد پر گندگی اٹھائی جاتی ہے، جن علاقوں تک گاڑیاں پہنچ نہیں سکتیں وہاں ہتھ ریڑھیوں کے ذریعے گندگی ٹرانسفر سٹیشن منتقل کی جاتی ہے جہاں سے اسے گاڑیوں کے ذریعے اٹھا کر ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ گنجان آباد اور تنگ گلیوں والے علاقوں سے براہ راست گندگی اٹھانے کے لئے بیس منی ڈمپرز (رکشہ سروس) کو حال ہی میں Fleet میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ پشاور میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ستمبر 2014 میں WSSP قائم کی گئی ہے، پشاور صفائی کے بحران سے دوچار نہیں ہے، نہ صرف روزانہ کی بنیاد پر گندگی اٹھائی جاتی ہے بلکہ مانیٹرنگ بھی کی جارہی ہے۔ علاوہ ازیں 24 گھنٹے شکایات کے اندراج کے لئے سیل کام کر رہا ہے، سیل میں موصول ہونے والی شکایات متعلقہ زونل دفاتر کو بھیجی جاتی ہیں جن کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

(ج) WSSP ستمبر 2014 میں قائم کی گئی ہے، WSSP میں اب تک 81 افسران بھرتی کر کے تعینات کئے گئے ہیں جن میں چیف ایگزیکٹیو آفیسر، جنرل مینجر، اسسٹنٹ مینجر، سب انجینئر اور افسران شامل ہیں۔ WSSP کے سربراہ کی تعیناتی کے لئے بورڈ آف ڈائریکٹرز اخبارات میں اشتہار شائع کرتا ہے

جس کے جواب میں درخواستیں وصول کی جاتی ہیں، مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ جنرل مینجرز درخواستوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور ابتدائی فہرست تیار کرتے ہیں، ابتدائی فہرست بعد از بورڈ آف ڈائریکٹر پر مشتمل ہیومن ریسورس کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے جو امیدواروں کی حتمی شارٹ لسٹنگ کرتی ہے اور اہل امیدواروں کو انٹرویوز کے لئے بلاتی ہے، بورڈ آف ڈائریکٹرز پر مشتمل ایچ آر کمیٹی امیدوارں کا انٹرویوز کرتی ہے، اس کی روشنی میں میرٹ لسٹ تیار کرتی ہے، انٹرویوز، منٹس شیٹ اور فہرست ٹاپ کرنے والے امیدواروں کی سمری بناکر وزیر اعلیٰ کو منظوری کے لئے بھیجی جاتی ہے، وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد WSSP انتظامیہ منتخب امیدواروں کو آفر لیٹر جاری کرتی ہے۔

ڈبلیوایس ایس کی کارکردگی:

(1) سالڈ ویسٹ: روزانہ اندازاً ایک ہزار ٹن کوڑا کرکٹ پیدا ہوتا ہے، اس میں WSSP روزانہ کی بنیاد پر 7 سو 83 ٹن یعنی 78 فیصد اٹھا کر ٹھکانے لگاتی ہے، جب WSSP بنی تو یہ شرح 58 فیصد تھی، ستمبر 2018 تک ایک لاکھ 3 ہزار 8 سو 54 گندگی کے پرانے ڈھیر ختم کئے گئے ہیں، روزانہ کی بنیاد پر اپنی حدود میں نالیوں سے 50 ٹن ریت، پتھر اور دیگر گندگی نکالی جاتی ہے، اب تک نو ہزار 3 سو 98 آوارہ کتوں کو مارا گیا ہے، گندگی کے بارے میں اب تک 28 ہزار 5 سو 57 شکایات موصول ہوئیں، شکایات حل کرنے کی شرح 99 فیصد ہے۔

(2) فراہمی آب: اب تک پشاور میں 268.32 کلومیٹر بوسیدہ پائپ لائن تبدیل کی گئی ہے، 24 فلٹریشن پلانٹس کو بحال کیا ہے، 33 نئے ٹیوب ویل بنائے گئے ہیں، 4 سو 58 بار پانی کا ٹیسٹ کیا گیا ہے، پانی کے بارے میں 51 ہزار ایک سو 53 شکایات موصول ہوئیں، جنہیں حل کیا گیا، 35 ہزار دو سو 43 غیر قانونی کنکشنز کی نشاندہی کر کے ریگولرائزیشن شروع کر دی ہے، غیر قانونی کنکشنز کو قانون کے دائرے میں لانے کے لئے مہم جاری ہے، قانونی کنکشنز کی تعداد 56 ہزار نو سو 80 ہے، ٹیوب ویلوں کی بجلی کے بلوں میں کمی لائی گئی ہے۔

(3) ڈرینج، سیوریج: 1002.28 کلومیٹر نالیوں کو صاف کیا گیا، سیوریج اور ڈرینج کے بارے میں 21 ہزار نو سو 37 شکایات حل کیں، دو لاکھ سات سو نو رننگ فٹ نالیوں کو مرمت کیا گیا، دو لاکھ ایک ہزار ایک سو 15 رننگ فرنٹ گلیوں کو تعمیر و مرمت کیا گیا۔

(4) بجٹ:

2014-15	1.796.21 ملین روپے
2015-16	2.170 ملین روپے
2016-17	2.363 ملین روپے
2017-18	2.191 ملین روپے
ٹوٹل	8.520.21 ملین روپے

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر! مجھے کافی ڈیٹیل ایک جواب میں مل گئی ہے جس کے ساتھ More or less میری کافی چیزیں Answers ہو گئی ہیں لیکن منسٹر صاحب آج بیٹھے ہوئے ہیں جو ڈیٹیلز مجھے فراہم ہوئی ہیں، اس سے پتہ لگا ہے کہ 8500 ملین روپے کا بجٹ ہے، WSSP ادارے کا جو چار سالوں میں لگایا گیا ہے، میں ایڈمٹ کرتی ہوں کہ نئے CEO کے آنے کے بعد کافی حالات اربن پشاور میں بہتر ہوئے ہیں لیکن ابھی بھی، There is a lot left to be done and speed of work is very slow, specially solid waste management in my constituency, so, I would like Shahram Khan to take a little bit of personal interest, I mean that we cannot get a large dustbin installed in union council in six months, it's taken six months and we cannot get dustbins installed, So, I would request him to take this thing a little bit under his control and to expedite the working of the WSSP, So that it gets out of the bureaucratic red tape that it's a little sticking.

<u>Mr. Speaker:</u> Minister, Shahram Khan, respond please.

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> تھینک یو۔ بالکل ان کے Concerns ہیں اور جائز ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ سو فیصد ساری چیزیں ٹھیک ہو گئی ہیں، WSSP is doing a good job but اس سے اور

بھی Improvement کی ضرورت ہے، اس میں کافی ریفارمز ابھی لا رہے ہیں اور جس طرح ثمر بلور صاحبہ نے فرمایا، ان شاء اللہ WSSP کی ٹیم ان کے ساتھ، میں ان کو ڈائریکٹ کر دوں گا، They will get intouched with you، آپ کے Dasbin کا یا جو بھی آپ کے Concerns ہیں وہ ایڈریس کریں گے، میں خود اس کو بھی مانیٹر کر رہا ہوں، تقریباً Daily تو نہیں کہوں گا، Weekly basis پہ ہم نے Campaign start کی ہے، Clean KP my dream، اس کے حوالے سے بھی ان کے سارے جو پروگرامز ہیں یا ان کی ساری Activities ہیں جناب سپیکر! میں خود اس کو مانیٹر کرتا ہوں، اسی ہفتے میری پھر میٹنگ ہے، بہر حال Your point is well noted and the team will get intouched with you and جو Concerns ہیں، ان شاء اللہ They will be addressed.

Mr. Speaker: Samar Bilour Sahiba, are you satisfied?

Ms. Samar Haroon Bilour: Ji.

Mr. Speaker: Thank you very much, Question hour is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2573 _ میاں نثار گل: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو تحصیل کرک اور تحصیل بانڈہ داؤد شاہ کے لئے مشینری، ریگولیٹر اور مرمتی فنڈ میں رقم ملی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے 2018 تک تحصیل کرک اور بانڈہ داؤد شاہ میں جتنے اخراجات ٹیوب ویلوں پر ہوئے ہیں، ہر ٹیوب ویل کے گاؤں کا نام، اخراجات کی تفصیل، کنٹریکٹرز کا طریقہ کار اور اگر کوئی کوٹیشن ہوئی ہو تو اس کی بھی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے، نیز آیا یہ ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں یا بند پڑے ہیں، تحصیل کرک اور بانڈہ داؤد شاہ میں جن ٹیوب ویلوں کے بجلی بل محکمہ نے واپڈا کو ادا کئے ہیں، ان کی بھی تفصیل سالانہ کے لحاظ سے الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ پبلک ہیلتھ کرک ڈویژن نے سالانہ مرمتی مشینری کے ٹینڈرز اشتہار کئے گئے ہیں جو کہ KPPRA کی E-Tender پالیسی کے مطابق بالکل صاف وشفاف ہوئے ہیں اور محکمہ ہذا نے مختلف سکیموں کی مشینری کے مرمتی ورک کی مد میں تحصیل کرک پر مبلغ 11 کروڑ 50 لاکھ 85 ہزار 15 روپے خرچ ہوئے ہیں، سکیم وائز خرچہ بمعہ کنٹریکٹر نام کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے جبکہ تحصیل بانڈہ داؤد شاہ مشینری مرمتی ورک پر مبلغ 86 لاکھ 93 ہزار دو سو 85 روپے خرچ ہوئے ہیں، سکیم وائز خرچہ بمع کنٹریکٹر کے نام کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے، نیز محکمہ PHE کرک ڈویژن نے جون 2018 تک کوئی کوٹیشن پاس نہیں کی ہے، تحصیل کرک میں کل 91 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ہیں، ان میں 78 عدد چالو ہیں، 13 سکیمیں بوجہ فنڈ عدم دستیابی بند پڑی ہیں، سال 2013 سے 2018 تک PHED کرک نے محکمہ واپڈا کو تحصیل بانڈہ داؤد شاہ اور تحصیل کرک کی آبنوشی سکیموں پر بجلی بلوں کی کوئی ادائیگی نہیں کی ہے جبکہ گورنمنٹ خیبر پختونخوا نے واپڈا کرک کو Direct Source Payment مبلغ 110.583 ملین روپے کی ہے۔

2455 _ میاں نثار گل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بی آر ٹی منصوبہ کی اصل لاگت کتنی تھی اور دوبارہ اس کی تخمینہ لاگت کن وجوہات کی بنا پر زیادہ ہو گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): بی آر ٹی منصوبے کی اصل لاگت 49.346 بلین روپے تھی اور اس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 66.437 بلین روپے ہے۔

وجوہات: (A) اصل منظور شدہ PC-1 میں مشترکہ طور پر ADB اور GOKP کی طرف سے مالی وسائل فراہم کئے جانے تھے، ADB نے 400 ملین امریکن ڈالرز کا قرض فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا جو کہ منصوبے کی لاگت کے 85 پرسنٹ پر مشتمل تھا جبکہ باقی حصہ GOKP نے صوبائی ADP کے ذریعہ فراہم کرنا تھا، تاہم ADB نے اپنی دیگر ذمہ داریوں کے باعث پوری رقم کو فنڈ کرنے میں ناکامی کا اظہار کیا اور 335 ملین امریکن ڈالرز دینے پر اتفاق کیا اور رقم کا باقی حصہ اپنے مالیاتی معاون AFD چونکہ اس کا ذکر منظور شدہ PC-1 میں ترمیم کی گئی۔

(B) منظور شدہ PC-1 کی بنیاد کام کی قیمت اور تخمینہ پر رکھی گئی تھی جو کہ PPTA کے تحت انجنیئرنگ ڈیزائن کنسلٹنٹ کی طرف سے حاصل ہوا، جبکہ مختلف سول کاموں کے لئے معاہدے تفصیلی انجنیئرنگ ڈیزائن کے بعد تیار کردہ BOQs کی تفصیلی لاگت کے تخمینہ کی بنیاد پر کیا گیا، BOQ میں شامل کردہ کام کی تعداد PC-1 سے مختلف تھی۔

(C) منظور شدہ PC-1 کی بنیاد MRS 2016+20 percent اور NHA CSR 2014 بغیر MRS کی اشیاء پر رکھی گئی، جبکہ نظر ثانی شدہ PC-1 مختلف پیکجوں کے تحت شرح کی بنیاد ICB پر BOQ کی اشیاء کے لئے ADB کی منظوری کے ساتھ معاہدے اور غیر BOQ اشیاء کے شرح مارکیٹ کے تجزیہ سے حاصل کی گئی ہے اور مسابقتی فورم کی طرف سے منظوری دے دی گئی ہے۔

(D) منظور شدہ PC-1 میں بس ڈپو کے لئے یکمشت رقم کی فراہمی کی گئی تھی، جس میں قیمتوں کے تخمینہ کے تفصیلی ڈیزائن اور تیاری کے بعد کافی اضافہ ہوا ہے۔

(E) منظور شدہ PC-1 میں صرف بس انتظار گاہ داخلی اور خارجی راستے کی منظوری تھی جبکہ منظور شدہ PC-1 میں دونوں راستوں کی بحالی، یوٹرن اور پیدل چلنے والوں کے راستے کی وجہ سے اجزاء کی قیمت بڑھ گئی۔

(F) سائٹ کی ضروریات کے مطابق جمع کردہ ڈیزائن اور تبدیلی کی وجہ سے ROW اور Social constraints جو مندرجہ ذیل ہیں۔

Package-1/Reach-1

(1) چمکنی بس ڈپو میں انٹر سٹی ٹریفک کے لئے اضافی فلائی اوور۔

(2) زیر زمین بجلی کی لائنز کو روکنے کی وجہ سے BS-03 میں انڈر پاس کے اوپر پیدل چلنے والوں کی پل کی تبدیلی۔

(3) BS-6 میں ڈیزائن کی تبدیلی کے نتیجے میں دو ہوائی پل کے ساتھ ایک زمین کی سطح سے اوپر U-Turn کے گریڈ علیٰحدگی کو ایڈجسٹ کیا اور مکس ٹریفک U-Turn اوور زیر زمین راستے کی دکانوں کے ساتھ Station تک رسائی کے لئے منظوری۔

(4) ROW کی حدود کی وجہ سے BS-07 کے ڈیزائن میں تبدیلی کی گئی۔

(5) BS-08 کے ڈیزائن میں خیبر روڈ سے آنے والی گاڑیوں کا زیر زمین راستہ شامل تھا جو بڑے شہر سے طوفانی پانی کے نالے کے وجود کے باعث تبدیل کر دیا گیا۔

(6) نظر ثانی شدہ ڈیزائن میں موجودہ ملک سعد فلائی اوور کی موجودہ تعمیر میں تبدیلی اور خیبر روڈ سے مکس ٹریفک کے لئے نئے فلائی اوور کی تعمیر شامل ہے۔

(7) کمزور زمین میں Piles کو مستحکم کرنے کے لئے Lining مہیا کرنی ہے۔

Package-II/Reach-II

(1) سر سید اور ایئر پورٹ روڈ پہ زمین کی سطح سے راستے کو زمین کی سطح سے اوپر تبدیل کرنے میں ROW کی رکاوٹیں ہیں۔

(2) مستقبل میں تین بس سٹیشنز کی تعمیر کے لئے راستے کو ملانے اور جگہ فراہم کرنے کے لئے امن چوک کی موجودہ تعمیر میں ترمیم۔

(3) زیر زمین سیوریج لائنوں سے بچنے کے لئے اضافی پائلز کی فراہمی۔

Package-III/Reach-III

(1) ROW اور معاشرتی رکاوٹوں کی وجہ سے BS-18 کو زمین کی سطح سے اوپر کر دیا تھا۔

(2) ROW اور معاشرتی رکاوٹوں کی وجہ سے BS-20 اور BS-21 کو آگے پیچھے کر دیا گیا ہے۔

(3) حیات آباد سے کارخانوں مارکیٹ تک سواریوں میں اضافے کے لئے BRT Corridor کے زمین کی سطح سے اوپر حصے کی وسیع توسیع کی گئی۔

(4) حیات آباد میں خوڑ پر موجودہ پلوں کی چوڑائی۔

اراکین کی رخصت

<u>Mr. Speaker</u>: Leave applications:

اکبر ایوب صاحب، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو 14 اکتوبر 2019 تا 15 اکتوبر 2019 تک کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی صاحب، وہ تو ادھر مجھے نظر آرہے تھے، آپ تو ہیں، آپ کی Leave بھی آئی ہوئی ہے، نذیر عباسی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ لائق خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ ریاض خان صاحب آج کے لئے؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب آج کے لئے؛ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ اخلاق حسین صاحب آج کے لئے؛ آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب آج کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ صاحب آج کے لئے؛ محمد نعیم خان

صاحب آج کے لئے؛فلک ناز صاحبہ،ایم پی اے آج کے لئے؛ محمود احمد بیٹنی صاحب آج کے لئے؛ میاں نثار گل صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motion': Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے وفاقی حکومت کے نوٹس میں ایکسیئن کنسٹرکشن، سلطان رشید، واپڈا، مجاہد، ایکسیئن آپریشن اور کفایت خان سپرنیٹڈنٹ کے خلاف یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ میں مورخہ 13 اکتوبر 2019 کو ان کے آفس چلا گیا، وہاں میں نے مذکورہ افسران سے اپنی سکیموں کے سلسلے میں بات کرنا چاہی، میں نے کئی بار فون پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن کسی نے میری بات نہیں سنی، پی ڈی صاحب کے آفس میں ان تینوں افسروں نے مجھے یہ کہا کہ ہم آپ کا کام نہیں کرتے اور ساتھ ہی انتہائی گستاخی، غیر مہذب الفاظ اور رویہ اپنا کر صوبائی اسمبلی اور اس کے ممبران کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کر کے اس ایوان کی بے عزتی کی اور یہ الفاظ استعمال کئے کہ ہم نہ صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں اور نہ صوبائی اسمبلی کے ماتحت ہیں، ہماری مرضی ہے کہ ہم کسی ایم پی اے کا کام کریں یا انکار کریں، ہم کسی کے پابند نہیں ہیں، لہذا اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان اور تمام ارکان اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! زه يو څو ځل او تقريباً کله نه چې ما حلف اوچت کړے دے، زمونږ څه پيسې ورسره جمع دی او با قاعده ورک آرډرے ورسره دے، سينکشن ورک آرډر او ټرانسفرمر ورسره پراته دی، ستنې ورسره پرتې دی، مونږه بيا بيا ځو راځو او تر اوسه پورې ئے غلط بيانی کوله۔ هغه بله ورځ راته ئے صفا انکار اوکړو د پی ډی په دفتر کښې چې يره مونږه د صوبائی اسمبلی د ممبر يا د صوبائی اسمبلی د ايوان هډو منو نه، مونږه د وفاق سره تعلق لرو او دا به مونږ ته وفاق وائی، هغوی به ئے کوی صرف او صرف، زه دا وايم چې دا د دې ايوان بے عزتی ده، دا د دې منتخب ممبر بے عزتی ده، زه درخواست کوم چې دا

تحریک استحقاق کمیټۍ ته حواله کړئ، دا چې پته اولګی چې یره د دې ممبر څه حیثیت شته که نه؟

Mr. Speaker: Minister for Law, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سر! میں ایک بات کہنا چاہ رہا ہوں، حاجی بہادر خان صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں، اس ہاؤس کے Elected ممبر ہیں، سیاسی پارٹیاں ہماری الگ ہوں گی، ان کی الگ ہو گی لیکن یہاں پر جب ہم ہاؤس میں بیٹھتے ہیں تو ہم بطور ممبرز بیٹھتے ہیں، سر، اگر آپ بھی سپیکر کی کرسی پر ہیں تو First you have been elected by the people، آپ اس ہاؤس میں آئے ہیں سر، آپ گئے ہیں، اگر لیڈر آف دی ہاؤس ہیں تو وہ بھی اس کے ممبر ہیں، اگر کیبینٹ ممبرز ہیں، تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح آنریبل ممبر نے بات کی تو یہ مجھے بہت عجیب وغریب بات لگی کہ ایک الیکٹڈ ممبر آپ کے ساتھ Coordinate کر رہا ہے، اپنے علاقے کی ترقی کے لئے آپ کے ساتھ رابطہ کر رہا ہے، آپ کے ساتھ وہ ساری چیزیں ڈسکس کر رہا ہے اور اگر آپ کا یہ رویہ ہے کہ آپ اس کو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی کے ساتھ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو میں بالکل Hundred percent with the support of all my collogues، میری شہرام خان سے بھی بات ہوئی ہے، ہم اس کو Fully support کرتے ہیں، اس کو کمیٹی میں بھیجیں گے، ان افسروں کو ہم دیکھیں گے کہ یہ کونسے ایسے آفیسرز ہیں جو اس صوبے کے سب سے بڑے ایوان کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ نہیں سمجھتے ہیں، ان کو ہم یہاں بلائیں گے اور ان سے پوچھ گچھ بھی کریں گے، ان کو میرے خیال میں کوئی ان کے ساتھ رعایت نہیں ہونی چاہیئے تاکہ ممبر کا وقار اس کا حق ہے، وہ اس کو ضرور ملنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Mufti Ubaid-ur-Rehman Sahib, to please move his call attention notice.

مفتی عبیدالرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جزاکم اللہ۔ جناب سپیکر! پرسوں ہفتے کے روز میرے ڈسٹرکٹ میں ایک اندوہناک اور دردناک جو کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نواب علی صاحب کے قتل کا واقعہ ہے، اس پر انتہائی درد اور دکھ کے ساتھ اظہار افسوس کے ساتھ یہ التجاء کروں گا کہ آج اس ہاؤس میں ان کی مغفرت کے لئے اجتماعی دعا کروائی جائے، باقی باتیں میں دعا کے بعد کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ ہی دعا کروائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

مفتی عبیدالرحمان: جناب سپیکر! یہ جو قتل کا واقعہ ہے۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلاول میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

مفتی عبیدالرحمان: میرے ڈسٹرکٹ کوہ پالس میں، تاریخ میں پہلی دفعہ کسی مہمان آفیسر پر اس طرح دست درازی کا واقعہ پیش آیا ہے، میں اس پر انتہائی درد دل سے اور افسوس کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ قتل میرے پالس کا قتل ہے، یہ قتل میرے گھر کا قتل ہے، یہ جو قتل ہوا ہے، یہ ہماری روایات کا قتل ہے، کوہستانی روایات شاید اس ہاؤس میں کسی سے مخفی نہیں کہ کوہستان والے کسی مہمان پر اپنی جان نچاور کرتے ہیں، کوہستان والے جان و مال کی بازی لگا دیتے ہیں، کسی مہمان کے لئے یہ تو باہر سے آیا ہوا ہمارا ایک ڈسٹرکٹ آفیسر تھا، ہمارے پڑوسی ڈسٹرکٹ شانگلہ سے ان کا تعلق تھا لیکن آج ان کو ہم شانگلہ کا نہیں سمجھتے، ان کو میں کوہستان کا سمجھتا ہوں، اس کو میں اپنے خاندان کا سمجھتا ہوں اور مشکور ہوں، جناب آئی جی صاحب کا اور ڈی آئی جی صاحب کا کہ انہوں نے ایک جے آئی ٹی بنائی ہے جو تحقیقات کر رہی ہے، ابھی میں ڈی آئی جی صاحب کے آفس سے ہو کر آیا ہوں۔ جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس کی وساطت سے، آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحب کو اور جناب آئی جی صاحب کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس جے آئی ٹی کو مزید تقویت دے کر فوری طور پر قاتل کا سراغ لگایا جائے کیونکہ اس نے ہماری غیرت کو للکارا ہے، دو علاقوں کے درمیان ایک منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جناب سپیکر! میں ڈسٹرکٹ شانگلہ کے تمام لوگوں کو تعزیتی پیغام کے ساتھ اور خاص کر یہاں پر جو میرے کولیگ آنریبل ممبرز جناب فیصل زیب خان صاحب اور آنریبل منسٹر ہمارے شوکت یوسفزئی صاحب ان کو بھی تعزیتی پیغام کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتا

ہوں کہ یہ قتل جو ہوا ہے، ان شاء اللہ اس کی پیروی، اس کا مقدمہ میں لڑوں گا، پہلی صف میں کھڑے ہو کر اور جب تک اس قتل کا مقدمہ، ان کا قاتل اور اس بے غیرت، لعنتی کو جب تک ہم بے نقاب نہیں کریں گے، اس وقت تک میں سکون سے نہیں بیٹھوں گا، میرا جو تعاون ہے، میری پارٹی کی قوم کی طرف سے جو تعاون ہے، ہم حاضر ہیں، میں جنازے پر جانا چاہ رہا تھا قافلے کے ساتھ لیکن مقامی انتظامیہ نے اجازت نہ دی جس کی وجہ سے آج میں نے اس مقدس ہاؤس میں، پورے صوبے کے نمائندہ ہاؤس میں دعا کروائی ہے، میں انہی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ فیصل زیب صاحب اور اس کے بعد بلاول آفریدی صاحب۔

جناب فیصل زیب: شکریہ جناب سپیکر! میں ایم پی اے صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، دو روز پہلے جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نواب علی جس کا تعلق تحصیل چکیسر میرے حلقے سے تھا، اس کو جس بے رحمی سے قتل کیا گیا ہے، سب سے پہلے میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں، 48 گھنٹے گزرنے کے باوجود ابھی تک ان قاتلوں کا پتہ نہیں لگایا گیا۔ جناب سپیکر! آپ کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے، میں آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا اور حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کروں گا کہ فوری طور پر ان قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، عوام کی عدالت میں ان کو پیش کیا جائے۔ جناب سپیکر! آج شانگلہ میں ایک قسم کا ماتم ہے، سکولوں میں احتجاج ہے، میں منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ایڈوائزر صاحب کل فوری طور پر شانگلہ پہنچے لیکن چاہیئے یہ تھا کہ منسٹر صاحب وہاں پر موجود ہوتے، ڈی آئی جی کو بلاتے، ڈی پی او کو بھی بلاتے، ان سے اسی وقت جواب طلب کرتے۔ جناب سپیکر! میں ایک بار پھر آپ سے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ قاتل بھی دوسروں کی طرح راہ فرار اختیار کر لیں اور ہم صرف اور صرف مذمت کی حد تک محدود رہیں۔ آخر میں گورنمنٹ سے یہ مطالبہ بھی کروں گا، ہمارے سینیئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، شہرام خان بیٹھے ہیں، ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھے ہیں، اس شہید کو شہداء کا پیکج دیا جائے، سینیئر منسٹر سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ سی ایم صاحب تو یہاں پر ہوتے نہیں لیکن آپ اس بات کی نگرانی کریں اور ڈی آئی جی صاحب سے فوری طور پر جواب طلب کریں، شکریہ۔

جناب سپیکر: سینیئر منسٹر، عاطف خان صاحب!

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر وزیر (سیاحت کھیل،ثقافت)}: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! واقعی افسوس ناک واقعہ ہے، قتل کسی کا بھی ہو، بہت زیادہ افسوس ناک ہوتا ہے اور پھر سپیشلی اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے، ٹیچرز ہیں یا جو بھی ہیں، بہت زیادہ افسوس کی بات ہے، ہر ایک انسان قیمتی ہے، میں ان شاء اللہ آج ہی آئی جی صاحب سے خود ابھی بات کروں گا کہ اس کا جو بھی ہو سکتا ہے، جلد از جلد جو انکوائری ہے، اگر Further جو بھی کرنا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ میں ابھی یہاں سے فارغ ہوتا ہوں تو آئی جی صاحب سے بات کروں گا، آپ سے وہ رابطہ کریں گے، آپ کو پوری تفصیلات بتادیں گے کہ کیا مسئلہ ہے، کیا ہوا ہے، کیا نہیں ہوا؟ آپ کو ضرور اپنے ساتھ سہولت میں رکھیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

ہنگامی قانون (تنسیخ) خیبر پختونخوا رزمک کیڈٹ کالج ریگولیشن مجریہ 2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Khyber Pakhtunkhwa, Razmak Cadet College Regulation (Repeal) Ordinance, 2019 will be laid in the House. Minister for Law, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Razmak Cadet College Regulation (Repeal) Ordinance, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I lay before the House the Khyber Pakhtunkhwa Razmak Cadet College Regulation (Repeal) Ordinance, 2019, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 9: The motion for leave under rule 247, sorry.

پہلے آپ بات کر لیں، پھر اس کو دوبارہ لیتے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: پچھلے ہفتے میری Constituency میں ایک دردناک واقعہ ہوا ہے، 13 سال کے بچے کو اپنے ٹیچر نے قتل کیا ہے جو کہ میری Constituency ہے، وہاں پر ایسے واقعات بہت زیادہ ہو گئے ہیں، میں گورنمنٹ سے بھی اپیل کرتا ہوں، آپ سے بھی اپیل کرتا ہوں سر! اس کو سیریس لیا جائے۔ یہ مسئلے اس وجہ سے بن رہے ہیں کہ پچیسویں امنڈمنٹ کے بعد پولیس ریفارمز کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا، اس کے ساتھ ساتھ جوڈیشری سسٹم کا کچھ بھی پتہ نہیں چلا، البتہ جو اس قتل میں ملوث ٹیچر تھا وہ پکڑا گیا، میں پولیس کا DPO ڈسٹرکٹ خیبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت کارروائی کر کے اس کو

حراست میں لیا، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا، گورنمنٹ کو بھی کہ اس مسئلے کو توجہ دے تاکہ ایسے مسئلے دوبارہ نہ آئیں تاکہ ہم اپنے بچوں کو تحفظ دیں اور ایسے واقعات دوبارہ حلقے میں نہ ہوں۔ تھینک یو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی! مائیک آن کریں نگہت بی بی کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا اور پنجاب میں جو بڑھتے ہوئے پر تشدد، جس طریقے سے بچوں کو پہلے حیوانیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد ان کو ذبح کر دیا جاتا ہے، قتل کر دیا جاتا ہے، یہ آج کل خیبر پختونخوا اور پنجاب میں بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے بھی ایک Humbly request کی تھی کہ اس کے لئے ایک ایسی کمیٹی بنائیں کہ جس میں سائیکاٹرسٹ ہو، جس میں پارلیمان کے لوگ موجود ہوں، جس میں پولیس آفیسرز موجود ہوں، اس میں جس جس کو آپ Include کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم دیکھیں، روزانہ ہم یہاں پر قتلوں کی اور یہ جنسی درندگی کی بات کرتے رہیں گے، ابھی آپ دیکھیں کہ جو قصور کا واقعہ ہوا، Still وہ ابھی تک ملزم نہیں پکڑا گیا، پھر اس طریقے سے پانچ اور بچوں کے ساتھ ہوا، اس طرح ہمارے خیبر پختونخوا میں ہوا، بنوں کا واقعہ ہوا، پھر اس کے بعد یہ واقعہ ہوا، یہ خیبر والا واقعہ ہوا، اس کے علاوہ اور بڑھتے ہوئے واقعات ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پلیز آج اس کو آپ بیٹھ کر اور مہربانی کر کے اس پر ایک کمیٹی بنالیں تاکہ ہم اس کا حل نکال سکیں، دیکھیں، یہ موبائیل کا جو گوگل ہے، یہ بچے کے پاس بھی ہے، ماں باپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں وہ مرضی سے انٹرنیٹ کے لئے وہ اپنے سبق کے لئے یا اپنی پڑھائی کے لئے یا نالج کے لئے اس کو استعمال کر رہا ہے، ماں باپ 24 گھنٹے یا ٹیچر 24 گھنٹے ساتھ نہیں ہوتے ہیں لیکن یہاں پر گوگل کو اور انٹرنیٹ کو بند کیا جائے، چونکہ ساری خرابی اس میں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! نگہت بی بی کا یہ بڑا Valid point ہے کہ جو اس طرح کی چیزیں ہو رہی ہیں صوبے میں اور پورے ملک میں، پہلے بھی اس پر اس ہاؤس میں بات ہوئی تھی، ایک ایسی کمیٹی فارم کی جائے جس میں کنسرنڈ لوگ ہوں، جس میں سائیکاٹرسٹ بھی ہو، پولیس کے لوگ بھی ہوں، سول سوسائٹی کے لوگ بھی ہوں، ہمارے ہاؤس کے لوگ بھی ہوں تاکہ اس کے Root cause کا پتہ کیا جا سکے

کہ کس طریقے سے Psychological treatment ہم ان لوگوں کی کر سکتے ہیں، معاشرے کو کس طرح ہم سدھار سکتے ہیں، مسجد کو استعمال کر سکتے ہیں، اس کام کے لئے آپ ذرا Respond کریں، I think we should form a committee تاکہ اس چیز کا کوئی حل ہو سکے۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> سر! یہ بالکل جس طرح آنریبل ممبرز نے بھی کہا، آپ نے بھی بات کی سر! یہ ایک ایشو ہے جو آج کل کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا ہے اور یہ بگڑ رہا ہے لیکن میں ابھی اپنے حلقے کی مثال آپ کو دوں، Last week میرے حلقے میں ایک کیس اس طرح ہوا تھا، 12 سال کا لڑکا جو ہے اس کو قتل بھی کیا گیا اور کچھ زیادتی بھی ہوئی تھی۔ سر! میں جب اس گاؤں میں گیا، جب میں فاتحہ کے لئے گیا تو اس کو میں نے وہاں پر پولیس کو حکم دیا تھا لوکل پولیس کو کہ وہ پکڑے لیکن میں نے ان لوگوں سے بھی ایک بات کی، میں نے ان سے کہا کہ اب یہ حکومت نہیں کر سکتی ہے کہ ہر ایک بندے کے پیچھے ایک پولیس کا سپاہی لگا دے کہ وہ کوئی غلط کام نہ کرے، کچھ ذمہ داری حکومت کی سب سے پہلے ہے لیکن پھر معاشرے کی بھی ہے، گھر کے بڑوں کی بھی ہے محلے اور گاؤں کے بڑوں کی بھی ہے، اس چیز کو پورا اس ضمن میں دیکھنا پڑے گا کیونکہ یہ چیزیں جو ہیں یہ قابل قبول نہیں ہیں، میرے خیال میں یہ اس کے اوپر ہم ویسے بھی حکومت کام کر رہی ہے بلکہ یہاں پر فلور آف دی ہاؤس میں نے Suggest کیا تھا کہ اس طرح جو کم عمر بچوں کے ساتھ زیادتی یا قتل، قتل تو Obviously بہت بڑی بات ہے، اگر تھوڑا بہت اس طرح کوئی کیس سامنے آ بھی جائے تو میں نے یہ Suggest کیا تھا کہ سزائے موت اس میں رکھی جانی چاہیئے، اس جرم کے لئے، ایک بات میں اور کہہ رہا ہوں، یہاں پر ہماری آنریبل ممبرز ہیں، ڈاکٹر سمیرا شمش، انہوں نے بھی ابھی اسی سیشن کے دوران ہمیں اور شاہرام خان کے پاس ایک ریزلیوشن بھی لائی تھی، ان کا بھی یہی تھا کہ اس کے اوپر ایک کمیٹی بننی چاہیئے، سر! Basically اگر آپ ڈاکٹر صاحبہ کو بھی دو منٹ دے دیں تو وہ بھی اس کے اوپر کوئی بات کرنا چاہیں گی، باقی اس کے بعد میرے خیال میں کمیٹی میں آپ رولنگ دے دیں، کمیٹی بنا دیں تاکہ ایک ہفتے میں یا دس دن میں اپنا کام کر کے قانون میں کیا ضرورت ہے، پولیس کو کیا ضرورت ہے، معاشرے میں Awareness کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ یہ ساری چیزیں ہم ورک آؤٹ کر کے دس دن کے اندر یا پانچ دن کے اندر ہم اپنی رپورٹ پیش کر سکیں، اس کے اوپر عمل درآمد کر سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ڈاکٹر سمیرا شمس صاحبہ!

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میری ایک ریزولیوشن ہے اور وہ اسی حوالے سے ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ ہم بار بار اس ایوان میں مطالبہ کرتے ہیں لیکن وہ پھر Pursue نہیں ہو پاتا یا کسی وجہ سے نہیں بن پاتا، سلطان صاحب سے میری بات ہوئی، شہرام صاحب سے بھی میری بات ہوئی، اس ریزولیوشن میں یہی Mentioned ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ Recently کچھ کیسز زیادہ ہو گئے ہیں، اس حوالے سے ریزولیوشن ہے، اگر آپ ابھی مجھے ٹائم دیتے ہیں یا اس کے بعد لاسٹ میں دیتے ہیں تو پھر اس کو موؤ کروں۔

جناب سپیکر: بعد میں کرتے ہیں، اس کے لئے آپ ریزولیوشن موؤ کریں، ہم ایک سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔

Ms. Sumaira Shams: Okay, thank you.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ تھوڑی سی لیجسلیشن کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس پر ہم نے پہلے بھی یہ مسئلہ پیش کیا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس پر ہم نے پہلے بھی چیزیں پیش کیں لیکن جب لے کر نہیں آتے تو میں کیا کروں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس کے لئے آج کمیٹی بناتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آج اور یہ آپ نے پہلے بھی تین چار دفعہ کہا تھا لیکن بہت زیادہ۔۔۔۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط و طریقہ کار 1988 میں ترمیم کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: ابھی بناتے ہیں، ابھی بناتے ہیں، آج ہی بناتے ہیں، یہ بڑا Important issue آپ نے Raise کیا ہے اور اس کو ہم

Motion for leave under rule 247: Ms. Naeema Kishwar Sahiba, Syed Fakhar Jehan Sahib, Mr. Muhammad Shoaib Sahib, Mr. Muhammad Riaz Sahib and Mr. Isamuddin, MPA, to please move for leave under rule 247 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to propose amendment in the Rules. Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! اس سے پہلے جو ایشو ڈسکس ہو رہا تھا، تھوڑا ایک منٹ صرف میں اس پہ لوں گی کہ جو ریزولیوشن ہے وہ ہم نے بھی Sign کی ہے لیکن منسٹر صاحب نے جو عرض کیا کہ-----

Mr. Speaker: No irrelevant talks, please come straight to the legislation.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! ہمیں بھی تھوڑا سا حق ہوتا ہے، ٹھیک ہے-----

جناب سپیکر: وہ جب اس ریزولیوشن کا وقت آئے گا نا، آپ اس وقت بات کر لیں، اس وقت میں آپ کو موقع دے دوں گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے ہاتھ اس وقت اٹھایا تھا لیکن آپ کی نظر کرم کب پڑتی ہے-----

جناب سپیکر: اس وقت دوں گا، ابھی Straight legislation پر آ جائیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں، تھینک یو۔ چلیں، ٹھیک ہے جی۔

I move a motion for leave under rule 247 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988, to propose amendments in the said Rules.

Mr. Speaker: Mr. Fakhar Jehan, MPA, not around. Mr. Mehmood Jan Deputy Speaker/Chairman, Standing committee No. 1, to please move for leave under rule 247 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule 1988, to propose amendments in the Rules.

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو جناب سپیکر صاحب! ہماری کولیگ نے موشن پیش کی ہے، اس میں میری ریکویسٹ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ضروری ہو گیا تھا کہ ہمارے قوانین اور ضوابط میں ترمیم کی ضرورت تھی، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ نے 2 اکتوبر 2017 کو منعقدہ اجلاس میں کچھ ترامیم پیش کی تھیں، سر! اسمبلی کی مدت ختم ہونے کے بعد وہ امنڈمنٹس پیش نہ ہو سکیں، تمام اسمبلیز کے رولز میں موجودہ وقت کے تقاضوں کے مطابق چینجز آئی ہیں، اس اسمبلی میں بھی ہم نے ایک ٹیکنیکل کمیٹی قائم کی تھی جس میں ہمارے ممبرز بھی تھے اور ٹیکنیکل کمیٹی کے ممبرز بھی تھے، انہوں نے ایک پورا مسودہ تیار کیا ہوا ہے جو ریڈی ہے اور میرے پاس ہے، میری آپ تمام سے ریکویسٹ ہے کہ یہ قواعد و ضوابط آپ پریویلج

کمیٹی نمبر ون کو ریفر کریں، ہم جلد ہی اس کو اسمبلی میں پیش کریں گے، اس کو Kindly refer کریں یا جو انہوں نے پیش کی ہیں، ہمارے لوگوں نے جو پیش کی ہیں، ان کو بھی اس میں شامل کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honourable Members may be allowed to propose amendments in Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Ms. Naeema Kishwar Sahiba! Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Ms. Naeema Kishwar, Sahiba, to please move under rule 248, to refer the proposed amendments to the concerned Committee.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! موشن موو کرنے سے ٹھیک ہے جو آپ کا حکم ہوگا، مجھے کسی کی نیت پہ یا ڈپٹی سپیکر صاحب نے جو فرمایا اس پہ شک نہیں ہے لیکن سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ کام جو 13 مہینے گزر گئے، اس سے پہلے ہونا چاہیئے تھا، آپ کو پتہ تھا کہ نئے ممبران اسمبلی میں آرہے ہیں، ان کو Accommodate کرنا ہے بلکہ اس سے بھی پہلے جو یہ نو ممبرز کا Rule ہے، یہ اس وقت کا تھا تقریباً جب ہمارے 85 اس طرح کے ممبرز تھے، 2002 میں ہمارے ممبرز کی تعداد اور بھی بڑھی لیکن کمیٹیوں کے ممبرز نہیں بڑھے، میرے خیال میں یہ پہلے کرنا چاہیئے تھا اور اگر اس وقت نہیں ہوا تو کم از کم جو ایکس فاٹا کے الیکشنز ہوئے تو اس وقت کرنا چاہیئے تھا۔ ابھی ہمارے جو نئے ممبران آئے ہیں، تین مہینے تقریباً ہو گئے ہیں، ابھی تک ان کو اپنا حق نہیں ملا، ان کو اپنی کمیٹیوں میں ممبر شپ نہیں دی گئی (تالیاں) تو میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے۔ میری محمود جان صاحب سے ریکویسٹ ہوگی، اتنی بڑی بات نہیں ہے، محمود جان صاحب! تھوڑا سا ایک منٹ کے لئے مجھے اگر سن لیں، اتنی بڑی بات نہیں ہے، دو اور دو چار کی بات ہے، میں نے نو سے گیارہ کیا، یہ اگر چودہ پندرہ کرنا چاہیں تو ابھی موو کریں، ابھی پاس کر لیں، میری یہی اتنی چھوٹی سی ریکویسٹ ہے، اگر ابھی اس کو پاس کریں، مزید Delay نہ کریں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب!

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو جناب سپیکر صاحب! انہوں نے کہا کہ اس کو پہلے کرنا چاہیئے تھا لیکن ہماری کمیٹی اس میں بالکل فارغ نہیں بیٹھی، ہر چیز میں ٹائم لگتا ہے، ہم نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ مسودہ تیار کیا ہوا ہے، Almost complete ہے۔ سر! یہ ہماری کمیٹی کے ممبرز جو ہیں ان کے ساتھ ہم شیئر کریں گے، کمیٹی ممبرز دیکھیں گے، تمام صوبوں نے کیا ہے، ہم نے تمام صوبوں سے رولز منگوائے ہیں، ان کے ساتھ ہم نے Compare کیا ہے، ان شاء اللہ سب سے بہتر رولز ہمارے صوبے کے ہونگے، اس وجہ سے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے، ہم اس کو کمیٹی میں اپنے ممبرز کے ساتھ شیئر کریں گے، اس کے بعد آپ پاس کریں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب!

جناب منور خان: اس پر ایبٹ آباد میں جو امنڈ منٹس کی بات کر رہے ہیں، تقریباً تین یا چار دن سے وہاں پر ہم نے کام شروع کیا تھا، بڑے صحیح طریقے سے اس وقت کی جو اسمبلی تھی، اب میرے خیال میں وہ ریٹائرڈ بھی ہو چکے ہیں، اس میں کافی کام ہو چکا ہے، بڑی اچھی امنڈ منٹس اس میں آئی ہیں لیکن یہ اتنی زیادہ امنڈ منٹس ہیں، اگر آپ اس کے ساتھ نتھی کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس میں بہت زیادہ ٹائم لگے گا، تو Kindly اس کو میرے خیال Separate consider کیا جائے کیونکہ اس میں جتنے بھی رولز آف بزنس ہیں، ان سب میں امنڈ منٹ آئی ہے، یہی میری ریکویسٹ ہے کہ اس کے ساتھ علیحدہ وہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی محمود جان صاحب!

ڈپٹی سپیکر: سر! اگر کمیٹی میں ہم نے دیکھا نہیں ہے، اس طرح منور خان صاحب نے کہا ہے، اس پہ کافی کام ہوا ہے، انہوں نے جو بات کی ہے، یہ کمیٹی سے گزرنی چاہیئے، جب کمیٹی کے ممبرز اس کے ساتھ ایگری کریں تب آپ پاس کر لیں، یہ کمیٹی سے ہو کے جانا چاہیئے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ اس کو ٹائم فریم دے دیتے ہیں، اس کمیٹی کو پریویلج اینڈ کنڈکٹ آف بزنس رولز جو ہیں، یہ ان کو دیکھ لیں، Within a period of thirty days ہاؤس میں وہ لے آئیں، ہم اس کو پاس کر دیں گے تاکہ اس کو اچھی طرح اس کی Brain

storming کر لیں۔ چونکہ یہ ایک قانون نہیں ہے اس کے اندر اور بھی چیزیں ہیں، بہت ساری جو امنڈ منٹس ہیں، ایک ساتھ ہو جائیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ڈپٹی سپیکر صاحب بار بار دیکھ رہے ہیں کہ یہ پلندہ ہے، اس پہ کام ہو گیا ہے، اتنا آپ کا کام کر رہے ہیں، میری جو امنڈ منٹ ہے، ایک پیج کی امنڈ منٹ ہے، تین چار امنڈ منٹس ہیں، اتنے بڑے پلندے کی ضرورت نہیں ہے، یہ آپ کو کرنا پڑیں گی کیونکہ ظاہر ہے کہ نئے ممبران آئیں گے، ان کو ان کا حق دینا ہے، ان کو کمیٹیوں میں آپ نے لینا ہے لیکن اگر آپ اس پراسیس کے ساتھ اس کو نتھی کرتے ہیں، ہم نے تمام رولز کے ساتھ، میرے اور بھی رولز ہیں، میں ان کو پریس نہیں کروں گی، بے شک اس کو کمیٹی میں بھیج دیں لیکن یہ ہمارے فاٹا کے ممبران کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہو گا، جو نئے ممبران آئے ہیں (تالیاں) تین مہینوں سے ان کو کیوں محروم کر رہے ہیں؟ ایک چھوٹی سی امنڈ منٹ ہے، اگر ایک چھوٹی سی امنڈ منٹ میں بھی آپ کو مہینے لگنے ہیں تو پھر میرے خیال میں ادھر ہمارے بیٹھنے کی ضرورت کیا ہے؟ (تالیاں) صرف آپ کو نو سے بارہ کرنا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہے، یہ کتنی بڑی بات ہے کہ آپ کے لئے نہیں، آپ اس پلندے کے ساتھ، اس میں تو ذرا مجھے بتا دیں، میری امنڈ منٹ کیا ہے، میرے خیال میں آپ لوگوں نے پڑھی ہی نہیں کہ میری امنڈ منٹ کیا ہے؟ میرے خیال میں فاٹا کے ساتھ مزید ظلم نہ کریں، اگر مجبوراً ہمیں یہاں پہ لایا گیا ہے تو دل بڑا کریں، ان کو کمیٹیوں میں ان کا حق دیں، یہ ہمارا حق ہے، ہم اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہو گی، میں اس کو سراہتی ہوں لیکن پھر آپ یہ کہیں کہ ایک مہینہ یا دس دن میں یہ ایک امنڈ منٹ فوری لے آئیں تو پھر میں اس پہ ایگری کر سکتی ہوں آپ کے ساتھ، صرف اس وجہ سے کہ میں آپ کی چیئر کی، رولز کی وہ نہیں کرنا چاہتی، میں چاہتی ہوں کہ تمام جماعتیں کریں، اگر میں نے گیارہ ممبرز کئے، آپ چودہ کریں، پندرہ کریں، کم کریں، دس کریں، میں اس پہ ایگری کرتی ہوں کیونکہ جمہوری عمل میں سب کو شامل ہونا چاہیئے، میں اس پہ وہ ڈیبیٹ نہیں کرتی لیکن ٹائم فریم اس کے لئے دیں، صرف یہ والی امنڈ منٹس فوری لے آئیں کیونکہ یہ ضرورت ہے، فاٹا ممبران کو آپ نے ممبر شپ دینی ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بڑے عرصے سے ہمارے جو رولز ہیں اسمبلی کے، وہ پرانے ہیں، چل رہے ہیں، بڑے بوسیدہ ہو گئے ہیں، آج کے حالات میں کئی چیزیں جو ہیں وہ Meet نہیں کرتی ہیں، اس پر بہت بڑا

کام ہوا ہے، اس سے پہلے جس کا منور خان صاحب نے ذکر کیا ہے اور ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی تو اب اس کو ایک جگہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہا کہ ایک چیز ایک ہی رولز کے اندر آپ ایک دفعہ کر لیں تاکہ ایک ہی دفعہ جو امنڈمنٹ ہے اس کے اوپر کام، پرنٹ کر لیں اور اس میں چلی جائیں تاکہ بار بار یہ چیزیں نہ ہوں، So, the motion before the House is that the amendments, proposed by the honorable Members Naeema Kishwar Sahiba and Mehmood Jan Sahib, may be referred to the concerned Committee No. 1? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The draft is referred to the concerned Committee No. 1, with the directions that within thirty days.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی Fifteen days کر لیں تو اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: Fifteen days میں مشکل ہے، دیکھیں بیچ میں Weekends بھی آتے ہیں، With in thirty days میں Fifteen بھی آ جاتے ہیں نا، (قہقہہ) نعیمہ بی بی، اس کے اندر Fifteen آ جاتے ہیں، بس آپ بیٹھیں۔ جی محمود جان صاحب!

ڈپٹی سپیکر: سر! تھینک یو ویری مچ۔ ہماری سسٹر آج ایکس فاٹا کے لئے کافی بول رہی تھیں لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ان کی پارٹی والے تو پہلے یہ مان ہی نہیں رہے تھے، دوسرا ان کا تعلق فاٹا سے بھی نہیں، یہ مردان سے ہیں، انہوں نے غلط سیٹ Occupy کی ہے، (شور) دوسری بات یہ مردان سے ہیں، فاٹا کے حقوق کے لئے ابھی ان کی پارٹی زندہ ہو گئی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. It is not, please, item No. 13, Consideration of Bill: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی میرا یہ رہتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

سر! یہ گیارہ نمبر آئٹم جو ہے میرے خیال میں رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا نا، نعیمہ بی بی کا بھی ہو گیا، محمود جان صاحب کا بھی ہو گیا، چلیں پیش کریں، آئٹم نمبر 11۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط وطریقہ کار 1988 میں مجوزہ ترامیم کا مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move a motion for leave under rule 247 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to propose amendment in the said Rules.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the honorable Member may be allowed to propose amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Yes' have it. Leave is granted.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move a motion under rule 248 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the said amendments may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments, proposed by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Yes' have it. The draft is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا قانونی معاونت مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill: Minister for Law, to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill may be taken into consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 1 to 20 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا قانونی معاونت مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14, 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be passed.
Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019 may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایک منٹ، آپ تھوڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پیش کریں نا، پھر آپ بات کریں نا۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! اس پر ہمارے تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر: تو میں Put نہیں کرتا، میں پہلے آپ کو سن لوں گاناں، ان کو پیش کرنے دیں، میں اس کو Consideration کے لئے آگے نہیں لے کر جاتا، پہلے آپ کو سنتا ہوں، جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور: سر! لودھی صاحب پیش کریں گے۔

جناب منور خان: اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو Put کرنے دیں تو پھر آپ بات کر لیں، جی قلندر لودھی صاحب!

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خواتین پر گھریلو تشدد، تحفظ وتدارک مجریہ 2019 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): I wish that the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against Women, Prevention and Protection Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب سپیکر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister for Law.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I would like to move an amendment to the motion presented by the honorable Minister for Food to the extent that the present Bill may be referred to the Select Committee under, rule 82, sub rule (b).

سر! اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، وہاں اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ سلیکٹ کمیٹی میں چلا جائے تو پھر آپ ادھر بات کر لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: هلته به پرې بیا بحث کوؤ کنه، تهیک ده کنه۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں، Let me readout

Let me readout constitutional provision: "229. The President or the Governor of a Province may, or if two-fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall,

refer to the Islamic Council for advice any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the Injunctions of Islam".

جناب سپیکر! یہ رولز آف بزنس کے اندر رول 84 ہے، میں اس کو Readout کرتا ہوں:

"84. Bills repugnant to the teachings of Islam:- (1) If a Member raises objection that a Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part there of is or is not repugnant to the teachings and requirements of Islam.

(2) Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam for advice to the Council of Islamic Ideology, the Assembly may at any time decide to proceed with the Bill, if it considers that in the public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished".

سر، میں اس پر بات اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے اندر مندرجات قرآن اور سنت کے خلاف ہیں، میں آن ریکارڈ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم خواتین کے خلاف Violence کے خلاف ہیں، اگر کوئی خواتین کے خلاف Violence کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے خلاف لاء ہونا چاہیئے، اس کے لئے ہم لاء اصولاً اس بات کو ایگری کرتے ہیں، ہمارا مذہب بھی خواتین پر تشدد اور Violence کو منع کرتا ہے، قرآن اور سنت اس کو منع کرتا ہے کہ وہ کسی کو Right نہیں دیتا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے اندر جس شعبے کے اندر سب سے زیادہ ڈیٹیل ڈسکشن قرآن کے اندر ہوئی ہے وہ فیملی لاز کے اوپر ہوئی ہے اور وہ مرد اور عورت کے درمیان تعلق پر ہوئی ہے، چاہے وہ شوہر ہو، بیوی ہو، چاہے وہ بہن ہو، چاہے وہ ماں ہو، چاہے وہ بیٹی ہو، ان کے تعلق کے اوپر بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ قرآن اور حدیث کے اندر بات کی گئی ہے۔ قرآن کے اندر یہ ساری چیزیں بڑی ڈیٹیل کے ساتھ ہیں، اس لئے اگر آپ کوئی Subordinate law بنا رہے ہیں جو قرآن اور سنت کے Against ہے Which is the Fundamental Law of the land، آپ نے اس Constitution میں نے قرآن اور سنت کو Fundamental Law of the land تسلیم کیا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے خواتین کی پروٹیکشن بھی بڑی ضروری ہے، ہمارے لئے خواتین کا احترام اور عزت بھی بڑی ضروری ہے

لیکن ہمارے لئے فیملی کا یونٹ بھی بہت زیادہ ضروری ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ضروری ہیں، خاتون کے لئے فیملی کا یونٹ بہت زیادہ ضروری ہے، آپ میری خواتین کو شلٹر ہوم کے حوالے نہیں کر سکتے ہیں، آپ میری خواتین کو ڈسٹرکٹ سیفٹی کمیشن کے حوالے نہیں کر سکتے ہیں، آپ میری خواتین کو این جی اوز کے حوالے نہیں کر سکتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ بیشک خواتین کی پروٹیکشن کے لئے بل لے آئیں لیکن وہ قرآن و سنت کے Against نہ ہو، اس لئے میں Recommend کرتا ہوں کہ اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو ریفر کر دیا جائے According to Article 229 of Constitution Islamic Republic of Pakistan اور Rule 84 of the Rules of Business and Conduct, 1985.

<u>جناب سپیکر:</u> منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو جناب سپیکر! جیسے عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے، اس پر میرے خیال میں اگر آپ کے نالج میں ہو، پرویز خٹک کے دور میں بھی یہ بل اسمبلی میں لانے کی کوشش کی گئی لیکن اس پر بھی یہاں پر ایک ایگریمنٹ ہو گیا تھا کہ ہماری جتنی بھی یہاں پر فیمیل ایم پی ایز صاحبان بیٹھی ہیں، کسی کو بھی اتنا اسلامک نالج نہیں ہے کہ ہم اس بل میں کوئی ایسی چیز خدانخواستہ لے آئیں جو ہمارے اسلام کے خلاف ہو، تو وہاں پر بھی ہم نے یہی Decide کیا تھا، بالکل اسمبلی کے فلور پر وہ بل نہیں آیا تو اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جیسے عنایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے پاس بھیجنا چاہیئے کیونکہ کل یا پرسوں اگر یہ بل کم از کم اسمبلی میں Introduce ہو گیا اور باہر پھر جو اس اسمبلی پر باتیں ہوں گی کیونکہ اس میں مجھے پتہ ہے کہ اس میں ایسے غیر اسلامک رولز آئیں گے بلکہ میں یہاں فلور پر، یہاں پر جو فیمیل ہیں، انہوں نے اس بل میں امنڈمنٹس لائی ہیں، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں، اس میں ایسی فیمیلز بھی ہیں جو اس بل کے ساتھ ایگری نہیں کر رہی ہیں تو میری ریکویسٹ تو یہ ہو گی کہ جو عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے کہ اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو ریفر کیا جائے، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر فار لاء!

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> سر! میں ذرا اطمینان کے ساتھ ریکویسٹ کروں گا، اس کو ذرا سن لیں، سارے ممبرز بھی سن لیں، آپ کے توسط سے آج اس ہاؤس میں جو ڈومیسٹک Violence بل

Introduce ہوا تھا، یہ تو کئی مہینے پہلے Introduce ہو چکا تھا، اس وقت پھر ہمارے کچھ ممبرز جب Introduce ہوا تو اس وقت ممبرز کا خیال تھا کہ اس کے اوپر بحث بھی ہونی چاہئیے، اس کے اوپر بات بھی ہونی چاہئیے، اس کو Further دیکھنا چاہئیے کہ یہ معاشرے کے لئے کس طرح بہتر ہو سکتا ہے؟ اس وقت سے لے کر آپ نے کسی بھی بل کو اتنا ٹائم یا سیکرٹریٹ نے نہیں دیا جو اس ڈومیسٹک Violence بل کو دیا، ٹائم دینے کا مقصد یہی تھا کہ جن جن ممبرز کے جو جو خدشات ہیں، جو ترامیم لانا چاہتے ہیں، اگر وہ محسوس کرتے ہیں کہ اسلام یا شریعت کے خلاف ہے، جو وہ محسوس کرتے ہیں کہ معاشرے کے خلاف ہے، کچھ ممبرز یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کو اور بھی Strengthen ہونا چاہئیے تو اس میں بہت زیادہ ترامیم پیش ہو چکی ہیں۔ میرے خیال میں عنایت اللہ صاحب سے لے کر جے یو آئی کے ممبرز تک اور اے این پی سے لے کر پی ٹی آئی کے ممبرز تک اور مسلم لیگ نون سے لے کر پیپلز پارٹی اور جتنے بھی، یہاں پر پی ایم ایل کیو کے بھی ہمارے ممبر بیٹھے ہیں، ابھی BAP والے بھی آ گئے ہیں، BAP والے وہ باپ نہیں، BAP والے بھی آ گئے ہیں، (قہقہے) سر! یہ سب یہاں پر موجود ہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا ایک Stance ہے، ٹائم آپ نے اس لئے دیا تاکہ اس میں بہت ترامیم جمع ہو چکی ہیں، اب ایشو اس وقت یہ ہے کہ قلندر لودھی صاحب نے اس کو آج Consideration کے لئے پیش کیا، میں پھر اٹھا اور میں نے اس میں یہ ترمیم اس موشن میں پیش کی، اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ سر! میرا خیال یہ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کے اندر خوشدل خان صاحب، اور اس طرح عنایت اللہ صاحب کو بھی کمیٹی کا ممبر بنا دیں، اے این پی سے بھی بنا دیں، ساری پارٹیز سے اس میں Representation دے دیں اور اس میں سلیکٹ کمیٹی کے اندر بیٹھ کر کھلے ذہن کے ساتھ اس کے اوپر بحث کریں، اس کے اوپر Arguments کریں، اپنی تجاویز دیں، اپنی امنڈمنٹس اس کے اوپر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ چونکہ آپ نے آج ڈیبیٹ پر بھی بات کرنی ہے اور جو ہمارا رہتا ہے، اس پر بات ہو چکی ہے، دو رائے آ گئی ہیں، ایک لاء منسٹر کی رائے یہ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی، آپ کی رائے یہ ہے کہ یہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل میں یا Requirement یہ ہے کہ پھر آپ کو 58 بندے کھڑے کرنے پڑیں گے، اس کے لئے پھر وہ کریں ورنہ میں اس کو پھر ریفر کرتا ہوں To the Select Committee میں، میں تو، دیکھیں۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! اس میں ایسا کریں کہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: "**229.** The President or the Governor of a Province may, or if two-fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall, refer to the Islamic Council for advise any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the Injection of Islam". So, being a Speaker, I have only two ways, one is the proposal of Law Minister, second is yours, but your proposal needs the majority of 58 Members, if you have, then please.

ان کو کھڑا کر لیں تو I will refer it, otherwise میں اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرتا ہوں،

The matter before the House is that the item No. 15 may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Select Committee.

اور میں اس میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ دو آنریبل ممبرز نے بات کی ہے، ان کو بھی اس میں سنا جائے، سلیکٹ کمیٹی میں ان کو بھی سنا جائے۔

(شور)

جناب سپیکر: میں آپ والی بھی ریفر کر دیتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the amendment, proposed by honourable Member, Inayatullah Sahib, may be referred to the Select Committee, Islamic Ideology?

(The motion was carried)

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس میں نہیں کرتے، ہم سلیکٹ کمیٹی میں بھیج رہے ہیں، سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں، اب اگر ان کی امنڈمنٹس اس کمیٹی میں آتی ہیں تو لے آئیں، ٹھیک ہے نا، وہ Already refer ہو گیا ہے اس سلیکٹ کمیٹی میں، You will be heard there، ٹھیک ہے، شامل کر لیں۔ جی لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): کیونکہ یہ بل، مجھے لاء منسٹر صاحب نے کہا اور میں نے اس کو Consideration کے لئے پیش کیا لیکن جیسے عنایت اللہ خان صاحب کہتے ہیں کہ اس میں قرآن اور سنت کے خلاف کوئی بات ہے تو اس کو بالکل Acceptable نہیں ہے، ہم اس کو سلیکٹ کمیٹی میں ڈسکس کریں گے، اگر اس میں کوئی ایسی بات ہے، اس میں آتی ہے، ہماری رائے بن جاتی ہے، ہم اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس میں عنایت اللہ صاحب کو بھی بلائیں، عنایت اللہ صاحب! آپ بھی اس کمیٹی میں جائیں گے، دیکھیں Constitution Of Pakistan اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتا کہ کسی بھی ہاؤس میں قرآن وسنت کے منافی کوئی بھی قانون سازی کی جائے، سو اس پر دو رائے نہیں ہو سکتی۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انسانی حقوق کا تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 17: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection, Promotion and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill.

(شور)

جناب سپیکر: کیا، میرے پاس تو امنڈمنٹس ہیں ہی نہیں، Preamble and long title also stand part of the Bill،اس میں تو ہمارے پاس کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے۔

(شور)

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انسانی حقوق کا تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: No point of order at this stage. The Minister for Law, to please move that: The Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2019, may be passed.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

میرے خیال میں آپ لوگ آج بھی اپنے اصل ایجنڈے پر بات نہیں کرنا چاہتے۔

(شور)

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب-----

(شور)

جناب سپیکر: نا، آپ بلین ٹری سونامی پر سیریس ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نا،آپ کی چیز میرے پاس ہے،ہی نہیں تو میں کہاں سے لاؤں؟

(شور)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خواتین کے مالکانہ حقوق کا تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: اب آپ کی امنڈمنٹ آئی ہے،اب آپ کی امنڈمنٹ ہے، Additional Agenda Item No. 18 (A): The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforecment of Women Property Rights Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I beg to move.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! اصل میں آنریبل ممبر کو پتہ نہیں ہے،ابھی ان کی امنڈمنٹ آرہی ہے، وہ امنڈمنٹ سے پہلے اٹھ گئیں کہ میرا وہ الگ ایکٹ ہے، Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforecment of Women Property Rights Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcment of Women Property Rights Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جب آپ نے 'No' کر دیا تو پھر آپ کی امنڈمنٹ بھی نہیں آسکتی۔

Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill, amendment in Clause 2 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar, Sahiba, Ms. Rehana Ismail, Sahiba and Ms. Humera Khatoon Sahiba, to

please move their amendment in Clause 2 of the Bill. First Ms. Naeema Kishwar, Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! بڑے ادب و احترام کے ساتھ میں عرض کر رہی ہوں کہ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جب بل کی فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ ریڈنگ ہو تو کوئی بھی ممبر اس کو ریجیکٹ کرے تو ان کو حق ہوتا ہے کہ اس پر وہ بولے، اگر وہ 'No' کرے، دوسری میری ریکویسٹ ہے کہ اب میں اتنی بھی بچی نہیں ہوں، پالیمنٹرین ہوں، مجھے کہہ رہے کہ یہ تو Next Bill میں آرہا ہے، میری ہیومن رائٹس پر امنڈمنٹ تھی، میری ریکویسٹ تھی، میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے، میں اس کو Raise کرنا چاہ رہی تھی اور جو ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوگا، کارروائی اس وقت تک آگے نہیں جائے گی جب تک وہ پوائنٹ آف آرڈر حل نہیں ہوتا، مجھے نہیں دیا گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہاں پوائنٹ آف آرڈر پانی کے مسئلے پر، سکولوں کے مسئلے پر پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے یا تو پیش کرنا بند کردیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قانون کا پوائنٹ آف آرڈر کا مجھے پتہ ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ریکویسٹ سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر جب ہاؤس میں کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اس وقت ہوتا ہے، آپ ایگری کرے گی کہ یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر ہم من وعن Allow کر دیتے ہیں، اس لئے During the legislation ہم سمجھتے ہیں کہ بیچ میں کوئی نہ ہو، بحر کیف آپ اپنی امنڈمنٹ پیش کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! مجھے ذرا عرض کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، ٹائم نہیں ہوتا، اس لئے بابک صاحب! اصل ایجنڈے کے اوپر پھر آج بھی بات نہیں ہو سکے گی، اب یہ چیزیں ظاہر جو ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! کیا ہماری لیجسلیشن اصل ایجنڈا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: اس سائڈ پر میجارٹی ہے، انہوں نے پاس کر دینا ہے تو آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، میں چاہتا ہوں کہ آپ ماس ٹرانزٹ پر بولیں، بلین سونامی پر بولیں جو آپ کا ایشو ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! لیجسلیشن ہمارا بنیادی کام ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں، ایک گھنٹہ دیتا ہوں، میں چپ ہوں، آپ بولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تھینک یو۔ میری ریکویسٹ ہے، میری ہیومن رائٹس پر امنڈمنٹ تھی، مجھے امنڈمنٹ کا نہیں پتہ کہ وہ کدھر ہے؟ ہیومن رائٹس کا بل پاس ہو گیا ہے، میری امنڈمنٹس نہیں آئیں، میری ہیومن رائٹس پر یہ امنڈمنٹ تھی کہ آپ ہیومن رائٹس ڈی سی کو دے رہے ہیں تو ہیومن رائٹس کے اپنے ڈائریکٹر کو کیوں نہیں دے رہے ہیں جو 14 ڈسٹرکٹ میں آپ نے اناؤنس کیے ہوئے ہیں؟ میرا یہ پوائنٹ ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو میں نے امنڈمنٹ دی ہے وہ اس ہاؤس میں کدھر گئی؟ وہ ایجنڈے پر نہیں ہے، یہ تو اب جو پراپرٹی کا بل ہے یہ تو اس میں امنڈمنٹ ہے، اس کی بھی مجھے کاپی نہیں ملی، اگر اس طرح ہاؤس چلنا ہے تو میں آئندہ اعتراض نہیں کروں گی، میں نے تو رولز کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے کہ مجھے میری جو امنڈمنٹس ہیں وہ کدھر گئیں؟ اور اب جو امنڈمنٹ ہے اس کی بھی کاپی دیں، کدھر ہے، مجھے اس میں دکھا دیں؟ اگر اس میں ہے تو آپ کے پاس ہے، میرے پاس تو نہیں ہے، یہی تو میں پوچھ رہی ہوں، اگر غلط کہہ رہی ہوں تو ٹھیک ہے، مجھے کہہ دیں، میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ نے Friday کو امنڈمنٹ دی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب! مجھے بھی نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈا پہلے سرکولیٹ ہوا تھا، آپ کی جو امنڈمنٹ تھی وہ ایڈمٹ ہی نہیں ہوئی ہے۔ جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اکثر یہ ہوتا ہے، پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوتی ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر آپ Raise نہیں کر سکتے، اگر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہو تو That should be related to rules and regulations لیکن شاید آپ کو علم ہو گا یا نہ ہو گا، یہاں پر اس کتاب میں رولز میں دو پروویژن ہیں، ایک جو رول ہے، 225 and the other is 216، اور ان دونوں میں 225 جو ہے آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں، یہ That is related to rules and regulations، 225 آپ ذرا دیکھیں، Point of order and decision thereon جس پر آپ کو Decision دینا ہوتا ہے، May I read

"225. Points of order and decision theron.- (1) A point of order shall relate to the interpretation or enforcement of these rules or

such Articles of the Constitution as regulate the business of the Assembly and shall confine to a question which is within the cognizance of the Speaker". This provision is only related to the interpretation and enforcement of these rules.

اگر اس رول میں کوئی کمی ہو، کوئی Ambiguity ہو، کوئی اس میں شک وشبہ ہو تو Interpretation کے لئے Enforcement کے لئے یہاں ہم Raise بھی کر سکتے ہیں اور اس پر آپ کا Decision ہو گا۔

"(2) Subject to sub-rule (1), any Member may, at any time, submit a point of order for the decision of the Speaker but in doing so he shall confine himself to stating the point.

(3) During division, a Member may raise a point of order only on a matter arising out of the division".

سر، یہ 225 کا یہ مطلب ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر ایک ممبر During the proceedings ایسی بات آ جائے کہ اس میں اس پروسیڈنگز کی یا اس رول کی Violation ہوتی ہے یا Constitution کی بات آ جائے Relating to the proceedings تو اس پر وہ Raise بھی کر سکتا ہے اور آپ اس کا فیصلہ بھی دیں گے، Decide کریں گے، یہ ان کا ایک Right ہے۔ اب Let us see and let us read 216.

"216. Right of speech and mode of address:- (1) Except as otherwise provided in these rules, a Member may speak on any question before the Assembly or raise a point of order".

اب یہاں اور وہاں پر دونوں میں فرق ہے، 225 that is related to the proceedings of the Assembly of the House یہاں پر ممبر کے لئے ہے کہ He may speak on any question اگر کوئی کوسچن ہو Before the Assembly or raise a point of order، تو اب جس طرح ہماری معزز خاتون ممبر جو فرما رہی ہیں کہ انہوں نے امنڈمنٹس کی Submit ہیں اور وہ امنڈمنٹس ہمارے پاس بھی نہیں ہیں، ان کے پاس نہیں ہیں تو پھر کیا پروسیجر ہے؟ یہ کیا Irregularity نہیں ہے یا Illegality نہیں ہے کہ ان کو آپ موقع نہیں دیتے کہ وہ اپنی امنڈمنٹس پیش کر لیں؟ اور ہاؤس سے وہ پاس ہوتی یا نہیں ہوتیں، یہ ایک لیگل اور Constitutional ہے۔ سر، یہ تو بہت۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! سوال یہ پیدا ہوتا ہے، میرے پاس ایجنڈا ہے نا، اس میں ان کی امنڈمنٹ تھی ہی نہیں، اب جب ان کی امنڈمنٹ آئی ہے تو میں نے ان کو موقع دے دیا ہے، اب امنڈمنٹ نہ ہونے کا جواب میں نے سیکرٹریٹ سے لیا ہے کہ کیوں ان کی نہ تھی؟ انہوں نے کہا ہے کہ لیٹ جمع کروائی ہے، پھر وہ Admissible تھی ہی نہیں اور وہ نہیں آسکی۔ اب دیکھیں، میری آج یہ کوشش ہے کہ میں آپ کو Actual agenda کی طرف لے کر جاؤں جو آپ کا اور اپوزیشن کا ایجنڈا ہے، باقی چیزیں تو آپ کرتے ہیں، گورنمنٹ مانتی ہے یا نہیں، آپ اپنا فرض پورا کر لیتے ہیں، وہ چیزیں آپ لے آتے ہیں لیکن میں تو آپ کی Favour کر رہا ہوں کہ آپ اپنے Actual agenda پر لے کر آئیں تاکہ ٹائم Save ہو جائے ورنہ نہیں ہوتا، So, come back to the legislation، اب ان کی تو امنڈمنٹ آگئی نا، ٹھیک ہے، تشریف رکھیں، تھینک یو، نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر مجھے اس کی ایک کاپی مل جائے جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی چیئر کی قدر کرتی ہوں، میں اس پر اعتراض نہیں اٹھاؤں گی لیکن ذرا اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھیں، اگر Admissible نہیں تھی تو مجھے انفارم کیوں نہیں کیا گیا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان سے پوچھوں گا، یہ بھی پوچھوں گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ تو آپ کریں نا کہ مجھے انفارم کیوں نہیں کیا گیا، مجھے لیٹر کیوں نہیں دیا گیا؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو چیز Admissible نہ ہو، ممبر کو انفارم کر دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے، ایڈمٹ کریں یا نہ کریں وہ آپ کی مرضی ہے، سپیکر تو کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ آپ کو لیٹر Issue ہو گیا تھا۔

(قہقہہ)

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو کدھر ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ By post آئے گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا مجھے یہ والی امنڈمنٹس تو دے دیں تاکہ وہ میں کر لوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے Receive نہیں کیا؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ والی امنڈمنٹ کدھر ہے؟-----

جناب سپیکر: ابھی آپ کو مل جاتی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ والی کاپی مجھے دے دیں تاکہ میں پیش کروں-----

جناب سپیکر: دلا دیتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے-----

جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹ لائیں، پلیز۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس امنڈمنٹ پر میں تھوڑی سی بات کر لوں، اگر آپ کی اجازت ہو، کیا تھی وہ میری-----

جناب سپیکر: امنڈمنٹ لے آئیں، بس آپ نے تو آج اچھی خاصی بات کر لی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلو ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اوپر کیمرے والے کہتے ہیں کہ ان کے پاس اور جگہ نہیں ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ تو انہوں نے مجھے بل کی کاپی دے دی-----

جناب سپیکر: جی ان کو ان کی امنڈمنٹس دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا ٹھیک ہے، مل گئی مل گئی۔ I move that in Clause 2, in paragraph (A), for the word 'means', the word 'includes' may be substituted میں تھوڑا Explain کر لوں کہ میں یہ کیوں چاہتی ہوں؟

جناب سپیکر: جی جی، کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Means کا مطلب ہے اگر آپ Means کرتے ہیں تو صرف وہ خاتون اس کیس کو پیش کر سکے گی، اگر آپ اس کو Include کریں، اس میں تھوڑا وہ واضح ہو جائے گا، اس کا کوئی بھی بیٹا، Husband، بھائی کوئی بھی اس کو وہ کر سکتا ہے، تو میرے خیال میں اس کو صرف خاتون کو نہ کریں کیونکہ ہماری خواتین، منسٹر صاحب کو پتہ ہے، ہمارے علاقے ایسے ہیں کہ وہ کیس کرنے خود نہیں جاتی ہیں، کسی کو بھیجتی ہیں تو اس لئے میں نے کہا کہ Means کی جگہ اس لفظ کو Include کریں۔

جناب سپیکر: یہ باقی سب کی Same amendments ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ اور یہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بس میرے خیال میں کافی ہے۔

جناب سپیکر: Same ہے، یہ ایک ہی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Same ہے۔

Mr. Speaker: Okay ji, Law Minister.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، میں اس سے پہلے اگر آپ اجازت دیں، یہ بڑا Important ہے، خوشدل خان صاحب نے بھی کہا کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں انہوں نے Basically آپ کا جو Stance ہے جو رولز میں بھی ہے، اس کو سپورٹ کیا کہ پوائنٹ آف آرڈر صرف اگر ان رولز کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اگر وہ کوئی ممبر پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہے تو اس میں پوائنٹ آف آرڈر صرف اس حد تک ہے، پھر اس پہ رولنگ بھی دے سکتے ہیں بلکہ یہ جب کمیٹی میں آپ نے ابھی یہ جو Proposal of rules ابھی بھیجے ہیں، میں تو یہ بھی اس میں Suggest کروں گا، اکثر پارلیمنٹ میں 'زیرو آور' بھی ہوتا ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ اس طرح کے جو On the spot کسی ممبر کو کوئی پتہ چلے کہ ان کے حلقے میں کچھ ہوا ہے، کوئی علاقے میں ہوا ہے یا کوئی صوبے میں کوئی کام ہوا ہے تو میرے خیال میں اس کو Properly rules میں بھی آنا چاہیئے تاکہ یہ چیزیں ختم ہو سکیں۔ سر، دوسری میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہاں پر سیکرٹریٹ کے حوالے سے کوئی ایشو ہے، چونکہ ابھی جو آنریبل ممبر نے بات اٹھائی تو وہ یہ تھی کہ سیکرٹریٹ میں میری جو امنڈمنٹس ہیں وہ اس میں نہیں ڈالی گئی ہیں، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جہاں ہم ہر رول کا بار بار کہتے ہیں کہ اس کے اوپر عمل درآمد ہونا چاہیئے، میرے خیال میں جو رول 42 ہے، اس کے اوپر بھی عمل درآمد بڑا ضروری ہے، ٹھیک ہے کہ سیکرٹریٹ کے بارے میں جو بھی سوال ہوتا ہے تو وہ رول 42 میں ایک طریقہ کار دیا گیا ہے، اگر آنریبل ممبر کو کوئی شکایت ہے تو Privately لکھ کے آپ کو بھیج سکتے ہیں کہ آپ کے سیکرٹریٹ نے میری امنڈمنٹس نہیں دی ہیں یا میرے ساتھ کوئی اور اس طرح کا Loophole ہوا ہے، میرے خیال میں یہ بھی ہونا چاہیئے۔ سر، ابھی میں آتا ہوں، یہ امنڈمنٹ کے اوپر جو انہوں نے Suggest کی ہے، یہ میرے خیال میں اس میں ایسی کوئی ضرورت ہے نہیں، انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر جو Complaint کے بارے میں انہوں نے دیا ہے کہ Includes اور Means یہ دونوں چیزیں انہوں نے یہاں پر، میں وہ اپنی کاپی اور اس میں جو انہوں نے مانگا ہے کہ آپ Include

لفظ Add کر دیں Means کی جگہ تو میرے خیال میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر آپ Definitions دیکھ لیں تو اس میں بڑا واضح لکھا گیا ہے، اگر آپ ایک منٹ دیں گے، میں اس پیج کی طرف آ جاؤں جو اصل ایڈیشنل ایجنڈے میں ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جو 2 Clause میں Paragraph (A) ہے، اس میں Means کی جگہ Includes آپ ڈال دیں تو اگر Clause 2 (A) کو آپ دیکھیں تو وہ ہے، Complainant means a woman who files a complaint or for whom proceedings are initiated in respect، ان کا جو اس میں ایک Concern ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور بھی Complaint کر سکتا ہے تو وہ Already اس میں ایڈریس بھی ہے، آگے آپ جائیں تو اس میں اگر کوئی خاتون خود نہ کرے، کوئی اور بھی کر لے تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں Definitions میں اس کو نہ ڈالیں، باقی کوئی خاتون کے علاوہ بھی اگر کوئی Complaint کر لے تو اس کے اوپر ایکشن ہو سکتا ہے، اس میں کوئی قدغن نہیں ہے، اس لاء کے اندر آپ صرف وہ خاتون ہی Complaint کر سکتی ہے، ٹھیک ہے وہ Complainant کیونکہ وہی خاتون ہوں گی تو اس کے لئے Definitions میں میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ کوئی اتنی خاص وہ نہیں ہے، اس کو اگر Withdraw کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نعیمہ کشور صاحبہ! Withdraw کرتی ہیں؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سر، میرے خیال میں ٹھیک ہے لیکن یہ ہے کہ اگر لکھنے سے آسانی ہو جائے تو خاتون کے لئے Complaint کرنے میں کیوں ہم صرف خاتون کو Means کر لیں کہ وہ۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> نماز کا ٹائم ہے، آپ ڈراپ کرتی ہے یا نہیں؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس نہ کہیں، یس یا نو۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میں تو چاہتی ہوں کہ خواتین کو آسانی ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> The motion، میں Put کر دوں ہاؤس کو یا Withdraw کرتی ہیں؟

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں تو پھر سمجھ جائیں گی۔

جناب سپیکر: Put کرنے دیں، آگے بھی ہے تاکہ پھر نماز کے لئے میں نے وقفہ بھی کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایک سیکنڈ میں، میرے خیال میں Withdraw کر جائیں گی، اگر میں ایک بات بتا دوں، اس میں صرف اگر وہ صرف سیکشن فور پہ آئیں، اس ایکٹ کی سیکشن فور میں اگر Provision کے اوپر آئیں تو وہ ہے، Provided that ombuds person, on its own motion or on a complaint filed by any person, any person including a non-governmental organization، اس میں کسی بھی شخص کو یہ اجازت ہے کہ وہ Complaint تو میرے خیال میں ان کا ایڈریس ہو رہا ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ڈراپ کریں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں ٹھیک ہے لیکن اگر کر جاتے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

کوئی یس تو کریں ناں۔

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 ando 4: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 and 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 and 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

نہ یس نہ نو، تو پھر میں کیا سمجھوں؟

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 3 and 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Naeema Kishwar Sahiba, to move.

Ms. Naeema Kiswar Khan: I move that in Clause 5, in sub-clause (1), the words “or any private person” may be deleted.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! میں اس کو بہت Simple سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، جس طرح آنریبل ممبر کہہ رہی ہیں کہ وہ چاہتی ہیں کہ خواتین کے لئے آسانی ہو تو اس میں پرائیویٹ پرسن کا اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ ڈائریکشن جو ہے، ڈائریکٹ پاور مطلب ڈی سی سے بھی کہہ سکتی، State functionary سے بھی Ombuds person کہہ سکتی ہیں، اس کے علاوہ اگر کوئی پرائیویٹ پرسن کسی کا حق نہیں دے رہا ہے تو اس کو بھی ڈائریکٹ کر سکتی ہیں، میرے خیال میں اس کو رہنا چاہیئے کیونکہ اگر یہ آپ اس میں ہٹا لیں تو آسانی نہیں ہوگی، مشکلات ہی پیدا ہوں گی۔
جناب سپیکر: جی۔
محترمہ نعیمہ کشور خان: میرا مقصد یہ ہے کہ اب اگر کوئی خاتون اس کی پراپرٹی نہیں دے رہے اور آپ کسی ملک کو، کسی وڈیرے کو، کسی این جی او کو کہتے ہیں کہ وہ واگزار کریں تو پھر ہمارے سیکیورٹی ادارے کیا کر رہے ہیں؟ یہ تو ہم اپنی نااہلی کو وہ کر رہے ہیں، تو ہم اپنے، مجھے ذرا ایک منٹ، میں صرف ایک منٹ آپ کا لوں گی، کیا ہمارے اپنے اداروں میں جو سیکیورٹی ہے اس پہ No confidence کر رہے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ کر سکیں، ہم پرائیویٹ لوگوں کو کیوں Involve کریں؟ تو وہ اپنا حصہ مانگے گا کہ میں آپ کو واگزار کر دوں گا، پھر تو یہ روز ہمارے جرگوں میں ہوتا ہے، پھر کیا ضرورت ہے؟ اگر آپ نے کرنا ہے تو پرائیویٹ کر دیں۔
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر!
وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! یہ دونوں چیزیں اس میں موجود ہیں، اگر آپ یہ دیکھیں تو کوئی ایکٹ یا کوئی سیکشن پڑھنا ہے تو پورا پڑھنا ہے، صرف وہ ایک سیکشن نہیں پڑھنی ہے، اس میں لکھا ہے He shall direct the Deputy Commissioner or a State Functionary.
جناب سپیکر: نماز کا ٹائم ہے، واپس لیتی ہیں بی بی! لے لیں، آگے چلتے ہیں۔
The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Voice: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.
Voices: No.

(The motion was dropped)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is dropped. The question before the House is that the original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 5 stands part of the Bill. Clause 6 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill. Clause 7 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar, to please move.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move that Clause 7 may be deleted.

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! یہ تو ہم آسان بنا رہے ہیں، Ombudsman کو ہم یہ طاقت دے رہے ہیں تاکہ اگر کسی کورٹ میں پروسیڈنگز بھی ہے تو پھر بھی خاتون کے ساتھ آپ کوئی Help کر سکتے ہیں، آپ ان کے لئے کوئی اچھا کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں She should support، میں تو آنریبل ممبر سے یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ قانون تو ہم اس لئے لا رہے ہیں کہ جو خواتین کو جائیداد میں حصہ نہیں دیا جاتا تو وہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, move by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. So, the amendment is dropped and the question before the House is that the original Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 7 stands part of the Bill. Clauses 11 to 8: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 8 to 11 of the Bill, therefore, the question before the house is that the Clauses 8 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 8 to 11 stand part of the Bill. Ms. Naeema Kishwar, Sahiba, to please move amendment in Clause 12 of the Bill.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move that Clause 12, may be deleted.

اس میں تھوڑا سا میں عرض کرلوں، یہ میں نے اس لئے موو کی ہے۔

جناب سپیکر: عرض کرنے کا ٹائم نہیں ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: صرف ایک منٹ میں میں اپنی بات کو ختم کرتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب کی نماز رہ جائے گی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: 18th amendment میں ہم نے جوڈیشری اس کے لئے ایک۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, move by the honorable Member, may be…..

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! میری بات تو پوری ہونے دے ناں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب وہ آپ کو ووٹ ہی نہیں دیتے تو میں کیا کروں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ووٹ، وہ تو مجھے پتہ ہے کہ یہ پاس نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا بولیں، جلدی جلدی بولیں، سب کی نماز ضائع ہو رہی ہے، اب ایسے ہی ٹائم ضائع ہو جائے گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا، آپ نے کونسا جمعہ پڑھوانا ہے، میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جمعہ نہیں، یہ سارے جا رہے ہیں، لودھی صاحب ادھر سے مجھے دیکھ رہے ہیں، منور خان صاحب چلے گئے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نماز کے بعد کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے وقفہ کر دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں، اس کو ختم کرکے پھر وقفہ کر رہا ہوں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا، میں نے اس لئے دی ہے، میں کوئی اس کو زیادہ Press نہیں کروں گی، صرف ریکارڈ کے لئے میں لانا چاہ رہی تھی کہ جب آئین میں ہم نے امنڈمنٹ، 18th Amendment میں ہم نے اس کو شامل کیا تھا، اس میں بھی ہے کہ کسی فورم پہ یہ چیلنج نہیں ہو گا لیکن جب 18th Amendment ہوئی اور جوڈیشری کمیشن بن گیا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان سب کو پتہ ہے، آپ واپس لے لیں پلیز، لے لیں واپس۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ ہے کیا؟ میں یہ بھی نہ بتاؤں، پورا میڈیا سن رہا ہے، میں یہ بھی نہ بتاؤں کہ میں نے کیا موو کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم! Withdraw کریں پلیز۔

جناب سپیکر: وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں Withdraw کر رہی ہوں، میں نے کہا کہ صرف ریکارڈ کے لئے لا رہی ہوں، میں Withdraw کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریکارڈ پہ یہ آگیا، سب کو پتہ ہے کہ بات۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں میں، یہ کیا ہے؟ میں یہ صرف بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے تو سارے بڑے Valid points ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: آئین میں جب ہم کر رہے ہیں تو اس میں بھی کسی کو اختیار نہیں ہے کہ جب پارلیمنٹ آئین میں کوئی امنڈمنٹ کرے تو کسی چینل پہ اس کو آپ اٹھائیں لیکن اس کو اٹھایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نماز کے بعد، ایک ریکویسٹ ہے کہ لوگ اٹھ رہے ہیں، نماز کے بعد تمام آنریبل ممبرز کیفٹریا کی اوپننگ ہے، ان شاء اللہ After نماز ہم سارے اس کا افتتاح کرکے واپس آئیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پھر دوبارہ اجلاس شروع کرلیں گے، وہاں ایک کپ چائے سارے ادھر ہی پئیں گے، جی بی بی!

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! میں چاہ رہی تھی کہ ہماری پارلیمنٹ کو وہ وقعت نہیں دی جارہی ہے، اس لئے میں کہہ رہی ہوں کہ اس کو Withdraw ہی کریں تو بہتر ہے کیونکہ اگر ہماری امنڈمنٹ کے ساتھ وہ کررہے ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion is dropped. The question before the House is that the original Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

تو کہیں۔

And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 12 and 13 stand part of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 13 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خواتین کے مالکانہ حقوق کا تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Property Right Bill, 2019 may be passed.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ایک سیکنڈ سر، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ آج جو Women Property Rights Bill پاس ہوا ہے، یہ پرائم منسٹر عمران خان اور ہماری صوبائی گورنمنٹ کے وزیر

اعلیٰ صاحب کا اور ہماری کیبنٹ کا جو ویژن تھا کہ خواتین کو جائیداد کے اوپر حقوق ملنے چاہئیں، اس کے علاوہ جو آج لیگل ایڈ بل ایکٹ بنا ہے، اس کے بارے میں جو پرائم منسٹر کا جو ویژن تھا کہ جو مستحق لوگ ہیں ان کو لیگل ایڈ مل سکے اور Last week ہم نے دو تین بلز پاس کئے، سول پروسیجر کورٹ کا یہ پورا پیکج آف قوانین پاس ہوئے ہیں، تو میڈیا کے حضرات بیٹھے ہیں، اس پہ میں پریس کانفرنس بھی کروں گا لیکن جب یہ قوانین نافذ ہو جائیں گے، ادھر سے پاس ہونے کے بعد یہ عام آدمی کے لئے عدالت میں جانا اور اپنا حق لینا، یہ بہت زیادہ آسانی ہو رہی ہے، میرے خیال میں یہ پی ٹی آئی کا بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔

Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Property Right Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Property Right Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

الیکشن کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 19: Minister for Local Government, to please lay in the House, the Election Commission of Pakistan Annual Report, 2019, in the House, Minister for Law.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، شہرام خان چونکہ چیف منسٹر صاحب کے پاس گئے ہے، Sir! I hereby lay the Election Commission of Pakistan Annual Report, 2019, in the House please.

Mr. Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2016-17 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 20: Minister for Finance, to please lay in the House, the report of the Auditor General of Pakistan, Minister for Law.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir! I, on behalf of Minister for Finance, intend to lay the report of Auditor General of Pakistan on the accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year2016-17, in the House.

خیبر پختونخوا آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2016-17 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> It stands laid. The Minister for Finance, Law Minister, to please move the report of Auditor General of Pakistan, laid in House, may be referred to the Public Account Committee.

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Sir! I intend to lay the report of the Auditor General of Pakistan, Sir, sorry, یہ والا نہیں ہے Sir, I intend to move the report of the Auditor General of Pakistan on the accounts of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2016-17 may be referred to Public Accounts Committee for examination.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the report of the Auditor General of Pakistan, laid in the House, may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The report is referred to the Public Accounts Committee. Fifteen minutes break for pray and tea and after the prayer we will inaugurate the Cafeteria.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب محمود جان، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

بی آر ٹی اور بلین ٹری سونامی پر بحث

<u>Mr. Depty Speaker:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ Item No. 22, Discussion on Bus Rapid Transit and Billion Trees Sonami Forestation Projects. اس پہ کون بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ لیکن جو بھی بات کرے گا، دونوں آئٹمز پر اکٹھے بات کیا کریں تاکہ بندے کا، جی اوس چې کوم دے ما دغه اناؤنس کړو، آئٹم نمبر چې د کوم د پاره تاسو ریکوزیشن کړے دے، کوم څیز چې تاسو غوښتے دے، دا په کوم څیز باندې چې بحث کول غواړئ نو مخکښې په دې خبرې اوکړئ، بیا به وروستو هغه څیز واخلو جی۔ دا چې کوم څوک بحث کول غواړی، اوس په Rapid Bus باندې او په دغه

بلین ټریز باندې دواړه په یو ځائے باندې خبرې اوکړئ چې بیا مطلب دا هغه کس نمبر نه راځی نو دواړه په یو ځائے خبرې اوکړئ، څوک خبرې کول غواړی مخکښې په دې باندې؟ جناب خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ دا چې کوم دوه ټاپکس دی، بی آر ټی او بلین ټری سونامی منصوبو باندې او دا دواړه منصوبې ډیرې زیاتې اهم دی۔ بی آر ټی خو به زه دا او وایم چې بی آر ټی زمونږه پختونخوا او خصوصاً د پیښور د پاره د کینسر مرض جوړ شو او نن هم چې کوم هغه کوئسچنز راغلی وو نو په هغې کښې دوئ دا وائی چې مونږه دا 86 پوانټس څه ملین کاسټ وو او د دې مطلب Completion date چې کوم هغه وو نو هغه اګست 2014 وو، Sorry 2017 وو او بیا په هغه Answer کښې ئے دا لیکلی دی، په Replay کښې ئے دا لیکلی دی چې اوس مطلب دا جون 2019 شو، 2017 هم تیر شو، جون 2019 هم تیر شو، هغه افتتاح ئے تر اوسه پورې نه ده شوې،آخر دا تپوس کوؤ چې د دې ضرورت څه وو، دومره لوئے پراجیکټ او بیا دومره غریبه صوبه او بیا په قرض د هغې د پاره قرض اغستل د ایشین ډیویلپمنټ بینک نه قرضې او د نورو ملکونه نه قرضې، نو آیا د دې پختونخوا ته او بیا دې پیښور ته د دې ضرورت وو؟ ټهیک ده په دیکښې هیڅ شک نشته چې رش زیات دے ،د ټریفک مسائل ډیر زیات دی، خلقو ته تکلیف دے خو دا تکلیف خو د هغې مطلب دا دے چې کوم بی آر ټی شو، د هغې نه زیات خلقو ته تکلیف جوړ شو، زمونږه د پیښور چې څومره دکاندارانو دی، څومره تاجران دی، هغوی ته نقصان شو، زمونږه چې څومره د پولیس ورونړه دی، په کومو چوکونو باندې به ولاړ وو، په ټریفک باندې هغوی ذهنی بیماران شو، د هغې نه چې کوم عام خلقو ته لوئے تکلیف وو او تر اوسه پورې د هغې د جوړیدو څه امکان نشته دے او هغه بله ورځ به تاسو په اخبار کښې کتلی وی چې زمونږه یو ډیر معزز د هائی کورټ جج ابراهیم خان دا وائی چې *اس صدی میں تو ان کی* Completion *ناممکن ہے*،نو په هائی کورټ کښې او بیا ججان هم په دې ریمارکس پاس کړی نو آخر دا حکومت څه کوی؟ او چې نه شی ئے کولې نو هغه

منصوبو ته ولې لاس اچوی؟ بیا په دیکښې دا دې داسې میکنیزم وو چې یره یو حکومت په ختمیدو کښې شپږ میاشتې پاتې وی او ته دومره لوئے پراجیکټ شروع کړې او بیا د هغې د پاره ته یو ټائم هم ورکړې او د هغې تر اوسه پورې چې کوم بسونه راغلی دی او هغه په حیات آباد کښې ولاړ دی، د هغې شپږ آته میاشتې اوشوې، زما دومره خیال دے چې هغه به هم خراب شی، آیا دا د دې قوم سره یو مذاق نه دے، دا د غریبانانو چې کومه صوبه ده، دا د دې سره یو مذاق نه دے، یو خندا نه ده؟ تا سره په خپل جیب کښې پینځه روپۍ دی او ته سودا کوې د پینځو زرو نو دې ته عقل وئیلې شی او ته بیا قرض او بیا په هغې باندې سود، سود در سود نو آخر دا به مونږه د کوم ځائے نه، زه دا وایم چې یره اوس د پختونخوا بچی چې پیدا کیږی نو یو قرضه به په سود کښې مونږه د عمران خان ورکوؤ او بله قرضه به مونږه د پرویز خټک ورکوؤ، یعنی مونږه د پختونخوا بچی چې پیدا کیږی نو مونږه به دوه قرضې ورکوؤ یو د عمران نیازی قرضه به ورکوؤ او یوه قرضه به مونږه د پرویز خټک ورکوؤ او مقصد ئے څه اووتلو، هغه عوامو ته نه ریلیف ملاویږی، دا د څه د پاره جوړ دے، ټریفک هم هغه دے، د دې دا طریقه نه ده، پکار دا ده چې په دې باندې Consultation شوے وے، په دې باندې مشاورت شوے وے ټولو سره په هاؤس کښې او بیا یو پراجیکټ وتې وے نو د هغې به نن یو ثمر راتلو۔ راځم د دې بل بلین ټری سونامی ته، دا اوس چې د کرپشن دا یو پراجیکټ دے، یوه منصوبه ده ځکه چې په دې باندې ئے کمیټی مقرر کړې وه، په هغه کمیټئ کښې زه ممبر ووم، مونږه اکرم درانی صاحب Invite کړو، مونږه بنوں ته لاړو، دوئ چې کومې وعدې کړې وې، کومه هغه دعویٰ ئے کړې وه، هلته نه بوټی وو او نه مونږه هلته کښې بوټی اولیدل، نو دا د کرپشن لویه منصوبه ده او هغه روانه ده او کرپشن پکښې کیږی او د هغه کرپشن د پټولو د پاره څه کوی؟ چې کوم زمونږه ځنګلات دی، که هغه په بونیر کښې دی که هغه په سوات کښې دی نو په هغې پسې لاړ شی او چې کوم هغه بوټی دی هغې ته هم هور اولګوی او اوئے سوزئ نو دا مونږه د فائدې نه نقصان ته روان یو، نن تاسو اوګورئ یو میاشت مخکښې په اخبار کښې راغلی وو چې په بونیر کښې

کوم ځنګلات وو، په هغه کښې هور اولګیدو، هغه غټ غټ بوټی ټول لاړل ختم شو، نو آخر دې صوبې خو پی ټی آئی له ګزشته هم ووټ ورکړے وو او حکومت ئے راغلے وو، اوس ئے هم ووټ ورکړے شوے دے او راغلی دی نو آخر د دې قوم او د دې خلقو د دې باشندګانو څه قصور کړے وو چې یره پیسې هم نشته نو دا دواړه منصوبې چې کوم دی، دا بالکل زمونږه د صوبې د پاره ښه نه دی او ښه ثابتې هم نه شوی، خلق ډیر تنګ دی، لهذا په دې باندې یوه بله سپیشل کمیټی مقرر کول پکار دی چې آخر دا بی آر ټی به کله کمپلیټ کیږی او بلین ټری خو زه دا کلیئر وایم، په ریکارډ باندې چې دا د کرپشن د پاره یوه منصوبه کهلاؤ شوې ده او خلقو پکښې کرپشن اوکړو، په ریکارډ باندې دی، اوس چونکه حکومت د هغه پارټئ دے چې په کوم کښې کرپشن روان دے نو اوس خو هغه کیږی نه، خو داسې وخت به راشی چې ان شاء الله دا نن چې کوم خلق باهر دی، دا به جیلونو کښې وی، احتساب به د دوئ کیږی۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب!

<u>جناب احمد کنڈی</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک گزارش کرتا چلوں کہ پچھلی Sitting میں بھی میں نے آپ کو گوش گزار کیا تھا کہ گورنر صاحب جب کوئی آرڈیننس جاری کرتے ہیں تو اس کی ایک کاپی لازمی تمام ممبران کو دی جاتی ہے، آج بھی کیڈٹ کالج رزمک کے حوالے سے ایک آرڈیننس آیا ہے جس کی کاپیاں دی گئی ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ جو خیبر پختونخوا میں، Khyber Pakhtunkhwa Action in Aid Civil Powers Ordinance جاری ہوا ہے جس کی کاپیاں آج تک ہمیں نہ ملیں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ کو، اپنے آفس کو یہ ڈائریکشن دیں، کم از کم جب بھی کوئی آرڈیننس جاری ہو تو اس کی کاپی آپ پہ لازم ہے، آپ کے آفس پہ لازم ہے، یہ آپ کے اختیارات سے تجاوز کی بات ہو رہی ہے کیونکہ ہر ممبر کو کم از کم کاپی مل جائے تاکہ اس پر پھر ہم ڈسکشن کر سکیں یا کوئی بات کر سکیں۔ وہ ایک علیٰحدہ بات ہے جو وہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے لیکن کم از کم کاپی ہمیں ملنی چاہیئے۔ ابھی آ جاتے ہیں آج کے ٹاپک کے اوپر، جو بی آر ٹی کے اوپر وقتاً فوقتاً ہمارے اپوزیشن ممبران نے ہمیشہ ہاؤس میں یہ گزارش کی، اس کے اوپر ایک کمیٹی بنائی جائے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی، یہ کیوں حکومت وقت اس چیز سے بھاگ رہی

ہے، ایک سال ہو گیا ہے، ہمیں بھی اس ہاؤس میں آئے ہوئے ہیں، ہم جب کوئی سوال کرتے ہیں تو اس کے جواب میں کہتے کہ بھئی اس پہ سپیشل کمیٹی بن رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی کمیٹی بنی نہیں ہے، کوئی ہمیں اس پہ ڈیٹیل نہیں دی جا رہی ہے، جس سے Intentions show ہو رہی ہے کہ بھئی کوئی Malafide intentions ہیں۔ جناب سپیکر! میں مختصراً تھوڑی سی دو تین باتیں کروں گا، اس میں جو معلومات ہمیں فراہم ہوئی ہیں، جب کوئی یہ کنٹریکٹ ڈاکومنٹس بنتا ہے، اس کا ایک حصہ ہوتا ہے، Bill of quantities اور جب Bidder کوئی Bid کرتا ہے تو اس میں Open item rate میں وہ اپنے Item rates ڈالتا ہے اور اس کنٹریکٹ میں کیا ہوا؟ یہ بڑی توجہ طلب بات ہے، اس کنٹریکٹ میں Bidder نے جو Bids دیئے ہیں جو Bids اس نے سب سے Minimum quote کئے ہیں اور خصوصی طور پر ایک Scientific layers کے ایک آئٹم کو اس نے Quote کیا ہے، اس کا ریٹ زیرو اس نے Quote کیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ جب اس طرح کے Raits quote ہوتے ہیں تو ہمیشہ آپ یاد رکھیں، اس طرح کے ریٹس جب Bidder کرتا ہے تو اس کا Second step ہوتا ہے ڈیزائن کا چینج کرنا، ڈیزائن جب چینج ہوتی ہے تو وہ آئٹمز Delete ہو جاتے ہیں جس میں وہ Minimum quote کرتا ہے اور وہ جو Profitable items ہوتے ہیں وہ اس میں ڈالتا ہے، اس سے اس کے Malafide intentions جو کہ Employer اور کنٹریکٹر کے درمیان ملی بھگت ہوتی ہے اور اس کا نقصان عوام کو ہوتا ہے، اس کا نقصان اور اس کا بوجھ صوبائی حکومت پہ آتا ہے، اس کا نقصان اس صوبے پہ آتا ہے اور میں آج آپ کو دعوے سے کہتا ہوں، آج آپ اس کی کنٹریکٹ ڈاکومنٹس نکالیں، اس کا BOQ نکالیں، اس میں Item rates quote ہوئے ہیں جو سب سے Lowest rates انہوں نے زیرو آئٹم ایک دیا ہے، ایک آئٹم میں انہوں نے، اس آئٹم کو ڈیزائن سے ہٹا دیا گیا ہے حالانکہ وہ چیز باقاعدہ Construction drawing میں دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی Employer کی ملی بھگت کے ساتھ کنٹریکٹرز کو سہولیات دینے کے لئے اس کی Malafide intentions کو Fulfill کرنے کے لئے اس چیز کو Employer اور کنٹریکٹر نے بیٹھ کے اس ڈیزائن میں چینجز کی ہیں اور اس سے ہمارے لوگ Suffer ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ ایک علیٰحدہ بات ہے، یہ تو اس کو اکنامک میں، اس کے میں آپ کو نتائج بتا رہا ہوں، اگر آج اس کنٹریکٹ کی آپ تھرڈ پارٹی کا آڈٹ کریں جو اس کی ضرورت اس صوبے

کو تھی، یہ اس صوبے کو جو دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن پر لڑ رہا ہے، وہ صوبہ جس کے جنوبی اضلاع پانی پینے کو ترس رہے ہیں، وہ صوبہ جو آج فاٹا کے مرجر کے بعد بوجھ تلے آ چکا ہے، 70 ارب روپے کا، آپ Burden raising transport system وہاں پہ بنانے جا رہے ہیں اور ٹوٹل پانچ لاکھ Beneficiaries، 20 لاکھ کی آبادی، 26 کلومیٹر کا روڈ صرف 70 ارب تو اس پراجیکٹ کی کاسٹ ہے لیکن اس کے باوجود جو آپ نے Green belts بنانے کے جو پانچ چھ ارب کا پراجیکٹ کیا تھا، اس کو بھی آپ نے تہس نہس کر دیا۔ اس کے علاوہ جو لنک روڈز کے اوپر خرچہ آئے گا، اگر آپ ٹوٹل اس کی Calculation کریں تو کم و بیش یہ سو ارب پہ جائے گا۔ جناب سپیکر! وہ صوبہ جس کی ٹوٹل اے ڈی پی 180 ارب کی ہو، آپ اس صوبے کے ساتھ جو زیادتی کر رہے ہیں، خدارا ہم یہ نہیں کہتے، ہم وقتاً فوقتاً کہہ چکے ہیں، آپ کی ناکامی، صوبائی حکومت کی ناکامی، اس ہاؤس کی ناکامی ہے، اس ہاؤس کی ناکامی ان سیاستدانوں کی ناکامی ہے، اور آج اگر سیاستدان اس ریاست میں ناکام ہوئے تو ریاست پہ سوالیہ نشان بنے گا، خدارا ہم آپ کو کہتے ہیں، آپ غلطیوں کی نشاندہی کریں، غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں لیکن ان کی اصلاح کریں، ان کی تصحیح کریں، ایک سال سے ہم بار بار کہہ رہے ہیں، آپ کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ پانچ دس منٹ کا ٹاپک نہیں ہے جس پہ ہم بات کر سکیں، یہ ڈیٹیل ایک سبجیکٹ ہے جس پہ ہم کمیٹی میں بیٹھ کے بات کریں اور ہم آپ کو نشاندہی کریں گے، ہمارا کام اپوزیشن کا یہی ہے کہ ہم گورنمنٹ کی غلطیوں کی نشاندہی کریں، اس کی اصلاح کریں، ہمیں آپ سے توقع ہے، آج آپ اس ڈسکشن کے بعد اناؤنس کریں گے باقاعدہ ایک کمیٹی تاکہ ہمیں جو Executing agency ہے، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ ہمارے ساتھ بیٹھے، جناب سپیکر! اس میں انٹرنیشنل رولز جو FIDIC کے رولز ہیں، اس کی Violation کی گئی ہے، بحیثیت سول انجینئر میں آپ کو پروف کر کے دوں گا اور میں نے اگر پروف نہ کیا، میں اس ہاؤس سے Resign کر کے جاؤں گا، اس میں کرپشن ہوئی ہے اور Malafide intensions اس میں شامل تھیں، خدارا ہماری آپ سے گزارش ہے کہ جو ماضی کی غلطیاں ہیں ان کی اصلاح کر لیں، ہمارا یہ ٹارگٹ نہیں ہے جو ہم آپ کو Disgrace کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ اس پہ کمیٹی بنائیں، مہربانی کریں تاکہ ہم آپ کو نشاندہی کریں، اس کی اصلاح کس طرح ہو گی، اپوزیشن کا کام اور مقصد ہی یہی ہے، ہمیں آپ سے توقع ہے، آج اس ڈسکشن کے بعد آپ کمیٹی اناؤنس کریں گے تاکہ ہم اس میں بیٹھ کے سیر حاصل

گفتگو کر سکیں اور اس حکومت کی جو ڈائریکشن ہے، اس کو ٹھیک کر سکیں۔ آخر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں جو آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وقار خان صاحب!

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب! زما خیال دے ، مشرانو خبرې اوکړې خو نن بابک صاحب په دې سیشن کښې یو سوال راوړے وو او دا د بی آرټی په حواله باندې وو۔ په هغې باندې په ضمنی سوال ما تپوس اوکړو ، دلته کښې یو آنریبل منسټر صاحب زمونږه چې وو ، په دې هاؤس کښې ئے خبره کړې وه چې یره د 29 ارب روپو پراجیکټ دے ، نن دا جواب کښې راغلی دی چې د 66 ارب روپو خبره ده ، نو زما خیال دے د ټولونه غټه ناکامی د دې پراجیکټ هم دا خبره ده چې حکومت ته پخپله پته نشته چې دا پراجیکټ زمونږه څنګه دے او څنګه روان دے ؟ جناب سپیکر صاحب! دویمه خبره نن هغه اعتراف اوکړو ،زمونږه لاء منسټر صاحب چې د دې پراجیکټ Final date نه شی ورکولے نو زه ستاسو په توسط سوال کوم چې د خدائے د پاره دا عوام دې نور په دهوکه کښې نه ساتی او د خپلو ناکامو دې برملا اظهار اوکړی او دا پراجیکټ که هر کله ختمیږی ختم د کړی او خلقو ته چې کوم تکلیفات دی ، د باهر نه چې مونږ راغو دلته ، هغه کمپلیټ کیږی نه او دلته کښې مریضان وی ، د سوات نه راغی دلته کښې ، دا کوم د روډ ټریفک جام وی نو بار بار تاریخونه بدلول او بار بار د هغې هغه پیسې بدلول ، د هغې هغه کاسټ بدلول ، نو دا زما خیال دے چې د حکومت غټه ناکامی ده ، د دې پراجیکټ ، نو لهذا زما ستاسو په توسط د حکومت نه خواست دے چې دوئ د خپله ناکامی اومنی ، دلته کښې تنقید برائے تنقید د پاره نه پاڅو دلته کښې چې راغلی یو ، ټول یو شان ممبران یو ، څوک په اپوزیشن کښې دی او څوک په ټریژری بینچ کښې دی ، اپوزیشن چې دے هغه به ټریژری ته حکومت ته هغه کومې غلطیانې چې دی هغه په ګوته کوی ، په دې خبره نه چې دا د هغوی د پاره مونږ تنقید برائے تنقید کوؤ خو یو پراجیکټ داسې دے چې د هغې نه څه فائده نه ده راغلې تر اوسه پورې ، د شپږو میاشتو خبره وه او دغه 19-2018 شو ، لا اوس هم هغه منسټر صاحب وائی چې د دې لا

Final date زه نشم اناؤنس کولے ، نو لهذا زما دا خواست دے چې لکه د دې خبرو نه دې نور مونږ رااوځو او په عملی طور باندې Ground reality، زمینی حقائق چې دی، هغه تسلیم کړو او چې کوم حقیقت وی، هغه دې حقیقت شی او کوم چې هغه خبره وائی چې"دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" شی، دا کومه پارلیمانی کمیټی چې دوئ وائی نو په دیکښې څه قباحت دے ، دوئ هم د پارلیمان حصه ده او مونږ هم د پارلیمان حصه یو، نو که مشترکه کښینو او دا کومې غلطیانې چې مونږ وایو، هغه دې واؤری او په کهلاؤ زړه په دې باندې نه تنقید برائے تنقید او نه خو تنقید برائے اصلاح نو زمونږه د دې صوبې حصه یو، د دې خاورې حصه یو، مونږه د دې خاورې ترقی غواړو، د دې صوبې ترقی غواړو، د دې پیښور ترقی زمونږه د صوبې ترقی ده، زمونږ د علاقې ترقی ده نو لهذا مهربانی دې اوکړی او په دې پراجیکټ کښې چې دا کوم تشویش دے ، دا عوام په تشویش کښې دی او دا خلق په تشویش کښې دی نو د دې ازاله دې اوکړے شی۔ بیلن ټری سونامی باندې نورې خبرې نه کوم، ډیرې خبرې پرې شوې دی خو صرف دا یو خبره کوم، زما په حلقه کښې هم پوائنټونه د هغې د پاره مختص شوی وو، زه ستاسو په توسط سوال کوم چې کمیټی دې جوړه شی او لاړ دې شی، هلته دې اوګوری چې یره هلته کښې کوم پوائنټونه مختص شوی وو، په هغه بیلن ټری سونامی چې کومه خبره ده، بوټی نال شوی دی، هغه شته که نشته؟ که وو نو بیا به زه په غلطه یم که نه وو نو بیا دې حکومت د دې غلطئ هم اعتراف اوکړی، دا خپله ناکامی هم تسلیم کړی، دا دغه په هر ځائې کښې کامیاب نه دی، ډیر ځایونه، پوائنټونه په هغې کښې د سره اوس بوټی نشته، کوم خلق ئے ورله نیولی وو، هغه عاجزانانو له هغوی ته اوس تنخواه ګانې هم نه ملاویږی جناب سپیکر صاحب! نو ستاسو په توسط خو زه اول حکومت ته خواست کوم چې هغه خلق چې کوم دهیاړی مار خلق دی، ماښام بچو له اوړه نشی ګټلے ، هغه خلق چې پیسې مو حکومت ته قرض دی، هغه پیسې خو دې حکومت هغه خلقو له ورکړې چې هغه خلق یو طرف ته د روزګار خبره ده او بل طرف ته خلق په روزګار پسې ړانده ګرځی، روزګار ورته ملاویږی نه او چې کومې پیسې ئے حکومت ته دی،

حکومت ورله هغه پیسې نه ورکوي نو ستاسو په توسط حکومت ته زما دغه خواست دے چې د هغه خلقو کوم چې بلین ټرې سونامي سره Relatedدي، هغه خلقو ته خپل بقایاجات ملاؤ شي نو ستاسو به ډېره مهرباني وي۔ یو خبره کوم جي بیا که موقع ملاؤ نه شي، زمونږه په دې دا یو خبره ده، ضروري خبره ده جي۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: داسې ده چې نور ایم پی ایز هم ټائم غوښتے دے، مخکښې تاسو دې باندې خبره اوکړئ، هغې نه پس چونکه ټول ممبران نور هم خبرې کول غواړي۔۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: یو منټ جي، یو منټ ستاسو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار خان صاحب! ګوره چې کومه ایجنډا ده په هغې باندې راشئ، ایجنډا چې ختمه شي بیا تاسو خبرې کوئ کنه، ایجنډې نه پس تاسو کوئ، د دې خبرې ماته پته ده، تاسو به اوس خبره اوکړئ او تاسو به هم لاړ شئ پخپله، بهتره دا ده چې تاسو کښینئ۔ جي، میډم شګفته ملک صاحبه۔

محترمہ شگفتہ ملک: شروع کوم په نامه د خدائے چې بخښونکے او ډېر مهربانه دے، ډېره مننه سپیکر صاحب۔ زما په خیال دواړه ایشوز چې دي، بی آر ټی او سونامي یو داسې ایشوز دي، د بده مرغه چې په هغې باندې زما په خیال څومره هم خبره اوکړو نو کمه ده۔ زه د بی آر ټی حوالې سره او ځکه چې زما په خیال په دې حکومت کښې، کله نه چې دا حکومت راغلې دے او کله نه چې دا اسمبلي شروع شوې ده نو په هره خبره باندې په هر پوائنټ آف آرډر باندې یوه خبره کیږي چې دا بی آر ټی ځکه چې دا یو داسېDisaster ورته زه وایم چې دا یو داسې پراجیکټ په عوامو باندې مسلط شوے دے چې د دې عوامو او کوم چې تاسو دا وایئ چې عوامو مونږ له ووټ راکړے دے نو د دې عوامو مطالبه دا نه وه او چې کله د عوامو مطالبه نه وي نو بیا پکار نه وي چې یو داسې Disaster چې هغه په عوامو باندې مسلط شي۔ جناب سپیکر صاحب! دا بی آر ټی زما په خیال چې څومره ټیکنیکل وه، په هغې باندې کنډي صاحب هم ډېره تفصیل کښې خبره اوکړه خو زه صرف دا وئیل غواړم چې دوه کاله اوشو، 2017 نه دا شروع شوې

ده، دوه کاله پوره شو او چې کله دا شروع شوه نو دا خبره کیده چې دا به په شپږ میاشتو کښې مکمل کیږی، د دې نه دا پته لګی چې د دې حکومت سنجیدګی څومره ده، د دې نه دا پته لګیده چې د دې بی آر ټی باندې د حکومت هوم ورک څومره وو، د دې نه دا پته لګی چې د دې حکومت ډیپارټمنټس چې دی، د هغوی سره د دوئ کوآرډینیشن څومره دے ځکه چې کله یو پراجیکټ شروع کیږی او بیا داسې پراجیکټ چې په هغې باندې د عوامو پیسه اولګی، دا د عوامو پیسه ده او دا پیسه چې ده، دا کومه چې د قرض په مد کښې په مونږ باندې مسلط شوه نو دا پیسه به زمونږ دا غریب خلق ورکوی نو دې عوامو ته بیا دا حق هم حاصل دے چې هغوی په دې باندې خبرې اوکړی، نو دې حوالې سره خو اول خبره دا ده چې کوم حکومت بار بار دا خبره کوی چې دا به دومره ورځو کښې مکمل شی، دا مونږ ته دې یو Dead line اوښائی ځکه چې دا حکومت دا خبره کوی، ما هغه بله ورځ واؤریدل چې د دې ځائے چې کوم د وزیر اعلیٰ مشیر دے، هغه وائی چې دا زمونږه ډیپارټمنټ غلط وائی، ډیپارټمنټ مونږ ته غلط بیانی کوی او کله مونږ ته وائی چې درې میاشتو کښې به مکمل شی او کله مونږ ته وائی چې په شپږو میاشتو کښې او بیا د هغه ډیپارټمنټ چې کوم کنسرنډ کس وی نو هغه بیا دوئ ټرانسفر کړی، د هغه ځائے نه ئے لرې کړی نو پکار خو دا ده چې حکومت خپل Failure اومنی، پکار خو دا ده چې حکومت دا اووائی چې دا زمونږ ناکامی ده، دا زمونږ غیر سنجیدګی ده، دیکښې Individual کسان ویستل، Individual کسان ټرانسفر کول چې دی دا د دې حل نه دے، د دې د پاره پراپر هوم ورک پکار وو، د دې د پاره پراپر ډیپارټمنټس چې کوم دی، کنسرنډ ډیپارټمنټ وو ځکه چې دا دومره غټ اماؤنټ چې کله دا شروع کیدو نو دا خبره کیده چې په دې به اته اربه روپئ لګی، تاسو اوس اوګورئ، څوک وائی چې دا 70 بلین ته اورسیدو، څوک وائی چې دا 83 بلین ته اورسیدو، Even چې حکومت پخپله کلیئر نه دے، یو منسټر پاځی هغه به 70 وائی، بل به وائی 39، بل به وائی 17 نو دا حکومت چلول چې دی، داسې ګپ نه دے څنګه چې تاسو ترې نه جوړ کړے دے، په دیکښې پکار دا ده چې تاسو پراپر دیکښې پارلیمانی خبره کړې وه،

دیکښې د کرپشن خبره ده جی، دا هغه حکومت دے چې دوئ پاڅی نو دوئ د ټرانسپیرنسی خبره کوی، دوئ د کرپشن د مخنیوی خبره کوی، اوس په دې بی آر ټی کښې چې د کرپشن څومره خبرې دی نو هغه خو ښکاره راغلې دی، هغه خو تاسو په میډیا اوکتل، هغه خو تاسو رپورټونه اوکتل، بل دا ده چې کوم زمونږه د سی ایم انسپکشن ټیم دے ، د هغې چې کوم رپورټ دے نو تاسو هغه اوګورئ چې په هغې کښې څومره تضاد دے ، دلته یو خبره کیږی بیا چې کوم د سی ایم انسپکشن ټیم دے نو ستاسو چې کوم سابقه وزیر اعلیٰ صاحب وو ، د هغه په وخت کښې دا بی آر ټی شروع شوې ده، هغه Totally reject کوی، هغه دا وائی چې کوم موجوده وزیر اعلیٰ صاحب دے ، د ده انسپکش ټیم چې کوم دے ، د دې رپورټ چې دے ، زه ئے Totally reject کوم، نو اوس مونږ په دې نه پوهیږو چې هغه خو اوس هم د حکومت حصه ده، ستاسو د پارټئ دے نو په دیکښې دا پکار ده، زه به اوس د عوامو خبره کوم چې روزانه به زه د یونیورسټی ټاؤن نه پنځلس مینټه کښې دې اسمبلئ ته به مونږ رارسیدو او تاسو اوګورئ چې اوس تقریباً یو ګهنټه لګی او په ګهینټو ګهینټو باندې زه چې کله هم تیریږم، ډیره د افسوس خبره ده چې د عوامو تکلیف مونږ یو طرف ته کړو خو د روزانه په بنیاد ایمبولینسز چې دی جی ما د دې ویډیوز جوړ کړی وو، یو ایمبولینس چې دے ، هغه 35 منټ تهکال کښې Stuck وو، بالکل اوس تاسو هغې نه اندازه اولګوئ چې په دغه ایمبولینس کښې به یو مریض پروت وو، دغه ایمبولینس کښې د دغه مریض فیملی، د هغوی به څه صورتحال وو؟ نو تاسو مهربانی اوکړئ، لږ تاسو سنجیدګی په دې بی آر ټی کښې اوښایئ، دا مونږ صرف دا نه وایو، دا څه پوائنټ سکورنګ دے ، هر یو کس راپاڅی، پخپله ئے هم هغه پوهه نه وی، هغه تیار نه وی، هغه راشی په میډیا وائی چې دا خو د عوامو ده او دا به تاسو اوګورئ چې په درې میاشتو کښې، اوس هغه بله ورځ ما واؤریدل چې د وزیر اعلیٰ مشیر وائی چې ان شاء الله د دې کال په آخر کښې، دا اکتوبر دے ، نومبر دسمبر مطلب دوه میاشتې هغه ورکړې چې په دوه میاشتو کښې به دا مونږ مکمل کړو، اوس دا تاسو منئ چې دا به دوه میاشتو کښې او بیا د دې ډیزائن تاسو

اوګورئ چې د روزانه په بنیاد لکه دا یو وړومبنې پراجیکټ مونږ ګورو چې د روزانه په بنیاد دیکبنې لګیا دی Changes کیږی، دلته لاره تنګه ده، بس دلته، لکه دا داسې خبرې دی چې یو کور سړے جوړوی نو د هغې د پاره سوچ کوی چې دا کور به زه جوړوم، د دې د پاره یو نقشه وی، اوس دا دومره غټ پراجیکټ دے، دا دومره زیاته پیسه ده، د دې پیسې د ایشین ډیویلمنټ بینک دا قرضه، دا به څوک ورکوی؟ نو دې د پاره زما دا حکومت ته خواست دے، د دې نه نور ستاسو او زما په خیال چې دا یو واحد پراجیکټ دے، دا ستاسو درد سر دے، دا ستاسو د پاره ډیر دے، دا یو خندا جوړه شوه، دا یو مسخره جوړه شوه، نو مهربانی اوکړئ تاسو د عوامو، د پیبنور عوام هغوی ډیر په تکلیف کبنې دی، تاسو چې د دې چمکنی نه شروع شئ تاسو تر حیات آباده پورې اوګورئ چې څومره په تکلیف کبنې دا خلق دی، نو دا ډیر زیات، زه دا وایم چې دا زما یو داسې خبره ده، دا تاسو د پاره د سوچ خبره ده، زه به دا نه وایم چې تاسو په دې باندې د اپوزیشن د طرف نه دا تاسو یو Negative واخلئ خو دا تاسو د پاره د سوچ خبره ده، په تیر حکومت کبنې یو پراجیکټ شروع شوے دے او هغه پراجیکټ Still چې دے، هغه صرف په پوائنټ سکورنګ باندې لګیا دے، هیڅ قسمه د ډیپارټمنټ بنه کوآرډینیشن تاسو اوګورئ، دا ټرانسپورټ تاسو اوګورئ، دیکبنې تاسو د پی ډی اے دا لوکل ګورنمنټ اوګورئ، د هغوی خپلو کبنې هم کوآرډینیشن نه دے شوے نو دلته کبنې مونږ له بیا جواب راکړې کیږی چې داسې نه ده او دا به ان شاء الله داسې شی، دا ډیر اهم فورم دے ،په دې فورم باندې چې کومه خبره مونږ ته کیږی، مونږ ته چې کوم جواب راکړے کیږی، پکار ده چې په هغې باندې منسټرانو هم تیاری کړې وے او مونږ ته ئے یو داسې جواب چې دلته منسټر پاڅی او ماته بیا وائی چې په دوه میاشتو کبنې به دا مکمل وی نو کم از کم دا میډیا ټاک شو نه ده، دا فورم داسې دے چې په دې فورم باندې غلط بیانی کول، په دې فورم باندې که ستاسو په علم کبنې دا نه وی او تاسو بغیر د نالج نه یو خبره کوئ نو زما په خیال دا ده، د دې د Individual Member نه دا د دې ټول پارلیمان Insult بیا کیږی، نو دغه مو تاسو ته خواست

دے چې د پیښور عوام او د دغه غریبو خلقو دا پیسې، د هغوی تکلیف چې دے ځکه چې تاسو په حکومت کښې په دویم ځل راغلی یئ، تاسو نه د خلقو ډیر زیات توقعات دی، د خلقو ډیرې طمعې دی، پینځه کاله تیر شو، په پینځو کالو کښې تاسو څه اونه کړل خو د پینځو کالو دا یوه منصوبه چې ده، بل دا ده سپیکر صاحب! که دا مکمل شی نو د دې به څه فائده وی؟ تاسو دې ته سوچ اوکړئ، دا ټریفک چې کوم دے، دا هیوی ټریفک په هر کور کښې چې درې درې، څلور څلور ګاډی وی، دا به څنګه کیږی چې دا ټریفک، زه به د چمکنی نه کښینم او زه به په حیات آباد کښې کوزیږم نو چې بیا چرته ځم نو بیا به زه هم په هغه ټیکسی او په خپل ګاډی کښې به ځم، مطلب دې د پاره چې دے، دا که جوړ هم شی نو زما په خیال چې دا مکمل ناکامه به ځکه وی چې دیکښې د عوامو رائے شامله نه وه، دیکښې د پارلیمان رائے شامله نه وه، ډیره مننه۔ زه د بیلین سونامی به یو څو خبرې کوم، بلین سونامی یو داسې منصوبه وه چې د دې حکومت زما په خیال چې زمونږه او ستاسو پرائم منسټر صاحب چې کله باهرته هم ځی نو د هغه به یوه خبره وه چې ما دومره دومره بوټی لګولی دی او مونږ دا کړی دی، زه صرف دا خبره کوم چې که ټهیک وی، تاسو په دیکښې وایئ چې دیکښې شفافیت ډیر وو، تاسو دا وایئ چې دا بلین چې دے، دا یو داسې منصوبه ده چې په دې باندې به مونږه ټول حکومت چې دے، راتلونکی پینځه کاله به هم زمونږه شی نو بیا په دیکښې چې کله مونږه کوئسچن پورته کړو او په دیکښې بیا کمیشن جوړ شو نو تاسو مونږ له دا جواب راکړو چې دا کمیشن تاسو ولې ختم کړو؟ پکار خو دا وه چې تاسو وئیلی وو، تاسو مونږ ته پخپله یو ویلکم کړے وے او تاسو مونږه Encourage کړے وے چې دا بلین سونامی چې ستاسو په فلور باندې منسټر صاحب پاڅیدو او هغه وئیل چې په دې مونږ کمیشن جوړ کړو، مونږه بیا اپوزیشن لیډر صاحب، درانی صاحب، خوشدل خان ناست دے، مونږ لاړو، مونږ د بنوں وزټ اوکړو او تاسو ته د هر څه پته ده چې هغه ځائے کښې مونږ له کوم خلق راغلل او هغوی کومې منصوبې مونږ ته پورته کړې، دې سره سره زه یو دا خبره کوم چې د دې سوال پورته کولو سره د پوره صوبې خلق ماته د ایبټ

آباد نه، ماته د مردان نه، زه چې تقریباً څومره ضلعې یادې کړم، هغه به کم وی خو دا لس دولس داسې ضلعې دی چې هغوی ماته بار بار ریکویسټ کوی چې تاسو راشئ او تاسو زمونږ په ځائے کښې تاسو اوګورئ چې دا بلین منصوبه دوئ شروع کړې څنګه ده؟ دلته کښې دوئ مونږ ته وئیلی دی چې تاسو ته مونږ لس زره بوټې لګولی دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! شارټ ئے کړئ ځکه چې د ماښام د مونځ ټائم دے۔

محترمہ شگفتہ ملک: په فلور باندې درې سوه بوټی نه دی لګیدلی، زه به دا خواست کوم چې ستاسو دا پارلیمانی کمشین چې کوم وو، د هغې رپورټ پکار دے چې کله کمیشن فائنل راشی، د هغې رپورټ راشی بیا هغه ختم شی، په هغې کښې تاسو وزټ نه دے کړے، په هغې کښې مونږ سره آفیشل او د حکومت د طرف نه نمائنده نه دې تلی نو که دیکښې ډیر شفافیت وی، په دیکښې کرپشن نه وی شوے او په دیکښې تاسو کامیاب یئ نو تاسو بیا دا ولې یریږدئ؟ بیا خو پکار ده چې دا د دې فورم یو ډیر اهم کمیشن وو، پکار ده چې دا تاسو Continue ساتلې وے، زما به تاسو ته دا خواست وی چې د بلین سونامی او بی آر ټی، دا دوه داسې منصوبې دی چې تاسو دا غوښتل چې تاسو به په دیکښې کامیاب شئ خو د بده مرغه دا تاسو د پاره یو داسې Headache جوړ شو چې ستاسو د دې نه اوس خلاصے نشته نو پکار دا ده چې تاسو د اپوزیشن سره ملګرتیا اوکړئ او تاسو په دیکښې چې کوم د کرپشن خلاف تاسو خبره کوئ، تاسو وایئ چې مونږ د کرپشن خلاف یو نو بیا پکار ده چې تاسو د دغه بلین سونامی چې کوم کمیشن وو، دا تاسو Continue اوساتئ نو تاسو ته به پته اولګی چې څومره شفافیت دے۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار خان صاحب جی، لیکن وقت میں۔

جناب نثار احمد: د وخت راکولو ډیره مننه۔ زه تاسو نه دا یو خواست کوم چې کله نه مونږ الیکټ شوی یو او زمونږه صوبائی ممبران په ټوله قبائلی سیمه کښې جوړ شوی دی نو هلته اوس هم هغسې د ایف سی آر غوندې قانون دے خو هغوی دا

خبره منی، تسلیموی یئ چې څوک زمونږه ایم پی اے شته، غونډې ادارې هم په هغه شکل کښې روانې دی، څنګه چې په ایف سی آر کښې روانې وے نو زما تاسو نه خواست دے چې مهربانی اوکړئ، تاسو په دیکښې خصوصی دلچسپی واخلئ او د هغوی نه دا پښتنه اوکړئ چې تاسو اوس هم دلته دا ایف سی آر هم په هغه شکل کښې روان کړے دے، هم هغه شکل باندې تاسو دغه رولز باندې حکومت چلوئ۔ دا بل جی، زما بنیادی او ضروری خبره دا ده چې زمونږه دا یو ډګری کالج دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار خان صاحب! دا تاسو بی آر ټی یا سونامی باندې خبره اوکړه که نورې وی نو هغه به وروستو اوکړئ۔

جناب نثار احمد: په سونامی باندې زه خبره کوم خو دا ډیر د ماشومانو د ژوند او د سکول سوال دے، د جینکو یو کالج دے، د هغوی----

جناب ڈپٹی سپیکر: ګوره جی، اصلی خبره دا ده چې دا ستاسو ایجنډا ده، ما خو اووئیل چې تاسو که بی آر ټی یا سونامی باندې خبره کول غواړئ، مخکښې په هغې اوکړئ جی، هغې نه پس بیا نور ممبران هم دی، که څوک خبره کول غواړی اوبه کړی، تاسو په دې کول غواړې نو اوکړئ۔

جناب نثار احمد: نو په بی آر ټی باندې به زه دومره خبره اوکړم چې یو خو بنیادی طور دلته د خلقو څومره چې روزګار وو، تاجران هغوی ټول ډسټرب شوی دی، څنګه چې بی آر ټی مونږه روزانه ماتوؤ او بیا ئے جوړوو، تر اوسه پورې د دې څنګه چې زمونږ مخکښې ملګرو دا اووئیل چې دا وضاحت نشته چې یره د دې څومره پیسې دی او په دې باندې به لګی، څومره خرچ دے، هیڅا ته معلومات نشته، که مونږ راپاڅو نو هر څوک د خپل طرف نه یو خبره کوی چې دومره پیسې دی، پکار دا ده چې تاسو دې ټول هاؤس ته دا واضحه کړئ چې یره دې باندې اوس څومره پیسې لګیدلې دی، نورې به پرې څومره لګوئ؟ او بله دا چې د سونامی په حواله باندې زه به د خپلې ضلعې په حواله خبره اوکړم، هلته خو ماته د سونامی هیڅ څه داسې نه ښکاری چې ګنې پیسې اولګیدلې، یو بوټے نشته دے، مینځ کښې څه

خبره نشته دے ، مونږ ته دې د هغې وضاحت هم پکار دے چې زما په ضلع کښې په ضلع مهمند کښې په سونامی کښې څومره بوټي لګيدلی دی؟ څومره پيسې پرې خرچ شوی دی او آيا څومره په موقع باندې شته دے ځکه چې دا وضاحت ډير زيات ضروری دے خو د دې سره د تعليم په حواله باندې چې کومه خبره زه کوم جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار خان صاحب! ما خو اووئيل چې نورې خبرې به تفصيل سره کوئ، دا چې کومه ايجنډا ده، هم ستاسو ايجنډا ده، د اپوزيشن ايجنډا ده نو په هغې باندې ټول ممبران خبره کول غواړی، بی آر ټی او هغه چې کوم د غه دے ، په هغې خبره اوکړئ، هغې نه پس بيا چې کومه خبره کول غواړئ نو بيا ئے اوکړئ خو که دې نه سيوا نه وی نو بيا زه بل ممبر له موقع ورکوم۔

جناب نثار احمد: ټهيک ده خو بيا هم مجبوری دا ده چې ټائم بيا نه ملاويږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بی آر ٹی پہ تو بہت باتیں ہو رہی ہیں، ہمارے اپوزیشن کے جتنے ممبران نے بات کی، سونامی اور بی آر ٹی پر سب کو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان! شارټ خبره اوکړه بيا تاسو ورپسې خبره اوکړئ جی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: سر! اگر یہ مجھے موقع دے دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو هغه له موقع ورکوئ جی ؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: څنګه چې د هغوی خوښه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: يو منټ، سلطان محمد خان صاحب!

مسودہ قانون بابت 'خواتین پر گھریلو تشدد' کے لئے مجلس منتخبہ کی تشکیل

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور): تھینک یو سر، میں یہ موشن پیش کر رہا ہوں کہ آج جو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے سے رولنگ آئی، یہاں پہ جو Domestic Violence Bill کے حوالے سے سلیکٹ کمیٹی بنی ہے تو میں صرف موشن پیش کر رہا ہوں، اس کے بعد بیشک یہ ڈیبیٹ جاری رہے تو

Sir, I intend to move under rule 86 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence Against Women Prevention and Protection Bill, 2019 may be comprised the following honourable Members:-

(1) Mr. Qalander Khan Lodhi; Minister.
(2) Mr. Jamshed Khan; MPA.
(3) Docotor Aasia Assad; MPA.
(4) Mr. Ahmad Kundi; MPA.
(5) Syed Ghazi Ghazan Jamal; MPA.
(6) Mr. Arif Khan; MPA.
(7) Ms. Naeema Kishwar; MPA.

Quorum of the Committee shall be four.

سر، جتنے بھی مؤرز ہیں، Obviously وہ بھی کمیٹی میں آئیں گے تو ان کو بھی پورا موقع ملے گا۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is passed. Madam Kishwar Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور خان: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں عرض کر رہی تھی کہ جتنے بھی میرے اپوزیشن کے ممبران نے بات کی ہے، وہ میں نہیں دہراؤں گی لیکن میں سب کو سپورٹ کرتی ہوں۔ بی آر ٹی پہ صرف میں دو باتیں کروں گی، ایک یہ کیس تو عدالت میں ہے، دوسرا میں صرف اتنا ریکویسٹ کروں گی کہ جو رپورٹ عدالت نے فریز کی ہے، اس کو ذرا پبلش کیا جائے، اس کا سارا جو کچا چٹھا جو ہے وہ لوگوں کو پتہ چل جائے گا۔ میں بلین ٹری پہ آتی ہوں، بلین ٹری پہ میرے خیال میں اس وقت درخت لگانا وہ اس وقت ملک کی ضرورت ہے، ہمارے ملک میں جو Climate change ایک ایشو آرہا ہے، اس کے لئے بہت ضروری ہے، سب سے زیادہ اگر درخت اگائے جائیں گے تو ظاہر ہے ہمارا صوبہ سب سے زیادہ سرسبز ہے اور یا بلوچستان کا ہے، تھوڑا علاقہ پنجاب کا ہے، اس پہ زیادہ فوکس ہے، چونکہ ہم نے انٹرنیشنل اور فرانس میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس کے حوالے سے Climate change کے حوالے سے، تو اس میں میں نے بھی بہت Participate کیا تھا، اس کی کچھ شرائط تھیں کہ جو بھی ملک جتنی زیادہ ہمیں کاربن دے گا تو

ہم ان کو اس حوالے سے فنڈنگ کریں گے، یہ تب ممکن ہے جب تمام صوبے ایک پیج پہ ہوں، تمام صوبے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کریں، Climate change کو روکنے کے لئے یا جو Climate change ہو رہی ہے اس کو روکنے کے لئے، اس سے ہمیں بہت اچھی فنڈنگ بھی ملنے والی ہے، جس طرح ہم آج کل سن رہے ہیں کہ جو بلین ٹری سونامی کا ہے وہ لے کے جا رہے ہیں وہ کاربن، اس کو کیا کہتے ہیں، کاربن اس کے لینے کے لئے ٹریڈ کے، اس کے ہمیں پیسے ملیں تو میں حکومت سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ مرکزی حکومت اس کو لے کے جا رہی ہے، کیا ہمارا صوبہ ٹھیک ہے؟ اس میں ہمارے سوالات اور جس طرح میں نے شروع میں کہا کہ اس میں کرپشن کے جو چیزیں ہیں وہ ایک طرف لیکن ایک اچھا منصوبہ ہے، ہمارے درختوں کا ہے، ہمارے صوبے کا جو ایک کام ہے، جب وہ پیسہ ہمیں ملے گا تو کیا ہمارے صوبے کے ساتھ اس کو Coordinate کیا گیا ہے، پیسہ ہمارے صوبے میں پھر لگنا چاہیئے، اگر ہم کاربن ٹریڈ لیتے ہیں، ادھر سے جو فرانس کے ایگریمنٹ کے تھرو پھر وہ کاربن ٹریڈ کا پیسہ ہمارے صوبے پہ لگنا چاہیئے۔ دوسرا میرا جو ایشو ہے وہ یہ ہے کہ پچھلی حکومت میں نواز شریف صاحب نے ایک اچھا پروگرام شروع کیا تھا، گرین پاکستان کا اور اس کا پروگرام یہ تھا کہ Equal sharing پہ وہ فنڈنگ ہو رہی تھی، مطلب جتنا صوبہ اس کو فنڈنگ کرتا، اتنا وہ مرکز بھی اس کو فنڈنگ کرتا تھا، اگر کوئی صوبہ ففٹی پرسنٹ فنڈ کرتا تو ففٹی پرسنٹ مرکز سے بھی وہ فنڈنگ ملتی تھی، میرے خیال میں چونکہ میں نے اس وقت یہ کوئسچنز پوچھے تھے، مجھے یہ جواب ملا تھا کہ خیبر پختونخوا نے اس سے بہت فائدہ لیا ہے، کیا وہ پروگرام اب بھی چل رہا ہے؟ کیا وہ پروگرام حکومت بھی چلانا چاہتی ہے کیونکہ یہ وقت کی بہت زیادہ ضرورت ہے، ہمارے جو گلیشیئر پگھل رہے ہیں جو سب سے ٹھیک ہے، Climate change کے بہت سارے ایشوز ہیں، ہماری گاڑیوں کے ایشوز ہیں جو ایسی دھڑا دھڑ Use ہو رہی ہیں، ہماری دوسری جو گیس نکل رہی ہے، اس کے ایشو بن رہے ہیں لیکن سب سے بڑی چیز جو ہے، اس کو روکنے کے لئے وہ درخت زیادہ سے زیادہ اگانے کی وجہ سے ہے، تو کیا ہم نے وہ پروگرام بند نہیں کیا۔۔۔۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: بند کیا ہے، اس پروگرام کو جاری رکھنا چاہیئے، اس سے سب سے زیادہ فائدہ خیبر پختونخوا کو ہو رہا تھا، میرے خیال میں ہماری صوبائی حکومت کو مرکز کے ساتھ ان ایشوز کو اٹھانا چاہیئے

کیونکہ یہ ایسا نہیں ہے کہ ہم اگر درخت لگائیں گے یا ہم اپنی Climate change کو کنٹرول کرنے کے لئے اور کام کریں گے یا جو ہماری وہ زمینیں جو کاشت نہیں ہو رہی ہیں ان کو کاشت کرنے کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں یا ہمارا پانی ضائع ہو رہا ہے، ان کو روکنے کے لئے اس کی فنڈنگ ہمیں باہر سے مل رہی ہے تو اگر ہم صوبوں کو اعتماد میں نہیں لیں گے، صوبے مرکز کے ساتھ ایک پیج پہ نہیں ہوں گے، اس لئے تو پچھلی سابق حکومت نے Climate change authority اس وجہ کے لئے بنائی گئی تھی تاکہ اس کا ایک اچھا کام ہو اور ہمیں پاکستان کو اس سے زیادہ فائدہ ہو، صرف اس صوبے کو نہیں، ہمارے ملک کو بھی فائدہ ہو گا، ہماری آنے والی نسلوں کو بھی فائدہ ہو گا، میرے خیال میں ان پروگرامز سے فائدہ لینا چاہیئے اور جو یہ درخت، سن تو رہی ہوں کہ بلین ٹریز لگے ہیں لیکن اگر میں آپ کو مثال دوں، آپ موٹروے کے ساتھ جائیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ بلین ٹریز کدھر ہیں؟ بہت زیادہ کم ہیں یا تو یہ چیز بھی ہے کہ ہم درخت کو لگا لیتے ہیں لیکن پھر اس کی حفاظت بہت کم ہوتی ہے، تھوڑا بہت ہم سن رہے ہیں کہ یہ کام گورنمنٹ کر رہی ہے، اس کی حفاظت بھی کی جائے، میرے خیال میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں۔ دوسری اہم چیز جس طرح بہت سارے ہمارے ممبران نے کہا کہ بہت سارے درخت اور پتہ نہیں کہ جان بوجھ کر جلائے گئے، اگر آپ بونیر کے پہاڑوں کو لے لیں یا دوسروں کو لے لیں، ہم نے خود رپورٹ کی، ہم نے اس پہ پہلے بھی مرکز میں بھی آواز اٹھائی، بہت سارے ہمارے درخت جلائے گئے ہیں، اس کی بھی ذرا انکوائری ہونی چاہیئے کہ یہ درخت جل جاتے ہیں یا جلائے جاتے ہیں، کیوں جلائے جاتے ہیں؟ اس کا بھی جواب ملنا چاہیئے، دوسرا ہمارے درختوں کی بے دریغ کٹائی بھی ہوتی ہے، یہ ہم صرف اس مافیا کو نہیں، کوئی نہ کوئی اس کو سپورٹ بھی کرتا ہے، گورنمنٹ میں میرے خیال میں اس کو بھی روکنے کے لئے ضرورت ہے، اس پہ توجہ دینا بہت زیادہ اہم ہے کہ ہم اس کو روکیں، اہم چیز جو میں پوائنٹ ریز کرنا چاہ رہی تھی وہ یہی تھی کہ جو بلین ٹری کو کاربن ٹریڈ لے کے جا رہے ہیں تو وہ کاربن ٹریڈ کا پیسہ ہمارے صوبے کو ملنا چاہیئے، آیا اس میں صوبے کو اعتماد میں لیا گیا ہے کہ نہیں لیا گیا؟ یہ نہ ہو کہ پھر ابھی تو ہم صرف این ایف سی کے لئے چیخ رہے ہیں، بجلی کا جو ہمارا حصہ ہے، بجلی رائلٹی اس کے لئے ہم چیخ رہے ہیں، ہمارے پانی کا حصہ ہے، اس کے لئے چیخ رہے ہیں لیکن آنے والے وقت میں ہم اس کے لئے بھی چیخیں گے کہ جو ہمارا

بلین ٹری کا جو کاربن ٹریڈ آپ لے رہے ہو دوسرے ممالک سے، وہ ہمارے اس صوبے کا حصہ ہے، ہمیں ملنا چاہیئے، تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے جو ایجنڈا دیا ہے، اس میں یہ آئٹم بڑی اہمیت کا حامل تھا، اس میں بی آر ٹی یا بلین ٹری دو منصوبے تھے اس حکومت کے، بلکہ پی ٹی آئی کے پچھلے پانچ سال اور اس حکومت کے بھی یہ دو اہم منصوبے ہیں جو کہ بڑے عوامی مفاد کے منصوبے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے دور میں اس نے جو بی آر ٹی کا منصوبہ شروع کیا، خاص طور پر پشاور سٹی میں جو کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، یہ صوبے کا ہیڈ کوارٹر ہے، بہت آبادی ہے اور اس کی ضرورت بھی تھی، ہم تو بڑے خوش تھے کہ چلو ہمارے صوبے میں ایک منصوبہ جو بی آر ٹی کا شروع ہوا، اس افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا بلکہ لوگوں کو فائدہ ہوگا، پہلے اس پر بڑے Objections ہوئے، جب ہماری حکومت پاکستان مسلم لیگ (ن) نے میٹرو بس کا منصوبہ شروع کیا لاہور میں، اسلام آباد میں، پنڈی میں تو اس پر بڑی تنقید کی گئی کہ یہ جنگلہ بس شروع کیا گیا ہے، اس پر بہت زیادہ یعنی حد سے زیادہ اپوزیشن نے تنقید کی لیکن بالآخر چونکہ اس کی افادیت تھی، اس کی ضرورت تھی، یہ منصوبہ جس وقت کامیاب ہوا تو خیبر پختونخوا میں بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ نے بی آر ٹی شروع کیا، ہمیں اس منصوبے سے یہ توقعات تھیں کہ یہ ایک مثالی منصوبہ ہے، کم از کم پی ٹی آئی کی پچھلی حکومت میں ایک ہی منصوبہ ہوا ہے جو میگا پراجیکٹ ہے، یہ وقت پر مکمل ہوتا تو اس صوبے کو فائدہ ہوتا، اس صوبے کا جو سب سے بڑا شہر ہے، ان کے لوگوں کو فائدہ ہوتا لیکن ابھی تک نہ تو وہ مکمل ہوا، نہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہوا، بلکہ الٹا نقصان بھی ہوا، بہت سارے لوگ جو متاثر ہوئے، اس سے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ بہت سارے ممبران صاحبان نے تفصیل سے بات کی ہے، جو متاثرین تھے، اس کو بھی فائدہ نہیں ہوا، اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Speaker: The quorum is incomplete.

اچھا جی، نماز کے لئے دس منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

ایک رکن: جناب سپیکر! اب بھی کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں پلیز۔

Mr. Deputy Speaker: The quorum is incomplete. Now, I read the prorogation order "In exercise of the power conferred by Clause 3 of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Speaker, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday, the 14 October, 2019, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)